ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بفضل و توفیق لم یزلی از تصانیف جناب مولانا محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی مسمّی بہ کتاب ثواب و سعادت یعنی

گلزار جنت

۱۲۸۳

باہتمام [illegible] عبد الرحمن بن [illegible] محمد حسن [illegible] خدا بخش [illegible] محمد مصطفیٰ خان [illegible]

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید سنہ ۱۲۸۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار حمد و ثنا اوس رب العالمین کو کہ گلزار عرفان عُرَفا کے باطن مین کھلایا اور اہل ہدایت
کے دلون مین پانی ہدایت کا پلایا اور بے نہایت درود و سلام اوس رسول مقبول پر کہ لوگون کو
آبیاری عنایت سے راہ جنت کی دکھائی اور اہل ضلال کو جنگل ضلالت سے نکالکر ہدایت کے
باغون مین سیر کروائی اور اونکے آل اطہار اور اصحاب ابرار پر کہ جنھون نے روشین اسلام کی درستی کین
تا لوگ بہار اسلام کی سیر بخوبی کرین بعد اسکے جاننا چاہیے کہ خان ذی المجد والشان مشفقی نواب محمود علیخان صاحب
والی چھتاری کہ اکثر اوقات اونکی امور خیر مین مصروف رہتی ہی اس مسکین محمد قطب الدین عفا اللہ عنہ
وعن والدیہ سے باعث اسکے ہوئے کہ ایک کتاب خیر المآب ایسی لکھی [illegible] کہ اوسمین طرح بطرح
کے مضامین ہدایت آگین قرآن و احادیث وغیرہما سے ہون تا لوگ اوسکو دیکھکر اور عمل کر کر مستحق
جنت کے ہون چونکہ اس خیرخواہ خلائق کو بھی اکثر خیال اسکا رہتا ہی کہ بھائی مسلمانون کو نفع
پونہچے اور کسیکی دعا سے خاتمہ بخیر ہو جائے یہ رسالہ بطور تفسیر آیت کریمہ جامعہ اِنَّ اللّٰہَ
یَأمُرُ بِالْعَدْلِ الآیۃ کے متضمن مضامین ہدایت آگین کے لکھا کہ اگر کوئی واعظ چاہے تو بحسب
اپنے سلیقے کے اسکا وعظ ایک مدت تک بیان کیا کرے اور نام اسکا **گلزار جنت** رکھا اور جہان
سے آیت یا حدیث یا مضمون خیر شروع ہوتا ہی وہان حرف گ لکھا ہی علامت لفظ گل کی کہ یہ پھول
جنت کا ہی یعنی اسپر عمل کرنے سے جنت کے پھول و نعمتین ہاتھہ لگین گی اور اخیر کو ایک خاتمہ
لکھا کہ اوسمین آیتین دوزخ و جنت کے بیان مین ہین تا واعظین ترغیب و ترہیب کے لیے

اوسمین سے بھی کچھ بیان کیا کرین یا ارحم الراحمین اسکو قبول فرما اور توفیق عمل کی دے کہ ہماری مراد یہی ہی برلا
آمین رب العالمین سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العلمین

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

یعنی بلاشبہہ اسد حکم فرماتا ہی عدل کو اور احسان کو اور دینے کو ناتے والے کے اور منع فرماتا ہی بیحیائی کو اور
نامعقول کام کو اور سرکشی کو سمجھاتا ہی الله تمکو شاید تم نصیحت مانو **ف** عدل سے مراد توحید ہی یا انصاف
اور احسان سے مراد ہی ادا کرنا فرائض کا یا یہ کہ عبادت کرے تو الله تعالے کو گویا کہ تو دیکھتا ہی اوسکو جیسا کہ
حدیث مین آیا ہی اور بیحیائی سے مراد زنا ہی اور نامعقول سے خلاف شرع قسم کفر اور گناہون سے اور سرکشی
سے مراد ہی ظلم یہ تفسیر جلالین مین ہی اور تفسیر بحر العلوم مین لکھا ہی کہ مفسرون نے تفسیر کیا ہی عدل کو ساتھ
انصاف اور میانہ روی کے تمام امور مین اور ساتھ توحید اور برابر کرنے باطن کے ساتھ ظاہر کے اور تفسیر کیا
ہی احسان کو ساتھ ادا ے فرائض اور اخلاص کے توحید مین اور ساتھ عفو کرنے کے تقصیرات سے اور
ساتھ نیک ہونے باطن کے ظاہر سے اور تفسیر کیا ہی فحشا کو ساتھ زنا اور اغلام کے اور قول و فعل بد کے
اور اچھے ہونے ظاہر کے باطن سے اور تفسیر کیا ہی منکر کو ساتھ اوس چیز کے کہ شریعت و سنت مین نا پسند ہو
اور تفسیر کیا ہی بغی کو ساتھ تکبر اور ظلم کے اور یہ آیت بڑی جامع ہی آیتون قرآنی مین کوئی بھلائی نہین ہی
مگر کہ اس آیت کے ماموات مین داخل ہی اور کوئی برائی نہین ہی مگر کہ اسکے منہیات مین داخل ہی اور اسلیے
تمام خطیب اسکو جمعے کے خطبون مین پڑھتے ہین بڑے بڑے رئیسون اور عرب کے منکر حکیمون نے
اس آیت کو سنکر کہا کہ یہ کلام بشر کا نہین ہی اور بعضے ایمان بھی لائے اور بحر الحقائق مین فرمایا ہی کہ عدل
یہ ہی کہ جو کچھ کہ اعضاے جسمانی اور قوتین روحانی اور علوم و اموال تجکو دیے ہین سبکو بیچ طلب رضاے
اور لقاے حق کے صرف کرے تو اسلیے کہ صرف کرنا اوسکا غیر کی طلب مین ظلم ہی اور احسان یہ ہی کہ ہر نوع
نیکی جس کسی سے ہو سکے کرے تو اور دینا قرابتیون کا صلۂ رحم ہی کہ قریبون کے ساتھ نیکی کرے تو اور
قریب تر سب سے ساتھ تیرے نفس تیرا ہی پس چاہیے کہ اوسکو اوسکے ہلاک کرنے والی چیزون سے
باز رکھے تو اور اوسکو مقرب اللہ تعالی کا کرے تو اور فحشا وہ چیز ہی کہ تجکو قرب حق سے باز رکھے اور
منکر ضلال و بدعت ہی اور بغی صفتین بد نفس کی ہین کہ اونکو ریاضت اور مجاہدت سے توڑنا چاہیے

تاقاعدے سلوک کے درستی پاوین تمام ہوا مضمون بحر العلوم کا ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۤءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

یعنی بنایا گیا ہی اسلام پانچ چیزون پر اوپر گواہی دینے اسکے کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے اور اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور حج کرنے کے اور روزہ رکھنے رمضان کے ك اللہ جل شانہ فرماتا ہی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ
یعنی بلاشبہ اللہ نہین بخشتا ہی اسکو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور بخشتا ہی سوای اسکے جسکے لیے چاہتا ہی ك يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ حضرت لقمان علیہ السلام نے جو اپنے بیٹے کو کتنی نصیحتین کیہن ہین اونکو اللہ تعالی نے قرآن شریف مین نقل کیا ہی منجملہ اونکے یہ بھی ہی یابنی آخر تک یعنی اے پیارے بیٹے میرے اللہ تعالی کا شریک نکر کسیکو بلاشبہ شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی
ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ ایمان لایا مین اللہ تعالی پر پھر مستقیم رہ اوسپر ف سفیان بن عبد اللہ ثقفی کہتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ فرمایئے میرے لیے اسلام مین ایک بات کہ نہ پوچھون اوسکو کسی سے بعد سوال آپکے کے یعنی وہ بات جامع ہو اور مجکو احتیاج پوچھنے کی احکام شرع مین آپکے غیر سے نہ پڑے اوسپر حضرت نے فرمایا کہ کہہ ایمان لایا مین اللہ پر یعنی اور اون چیزون پر کہ واجب ہی ایمان لانا اونپر پھر مستقیم رہ اوسپر یعنی سب احکام بجالا اور منع باتون سے باز رہ دل سے اور جسم سے جب استقامت حاصل ہوگی اسلیے کہ اگر ترک کیا کوئی حکم اور منع بات کی نہین ہوگا مستقیم طریق مستقیم پر یہ جو بعضے بزرگون نے کہا ہی الاستقامۃ فوق الکرامۃ اوس سے یہی مراد ہی مسید وطیبی ك فرماتا ہی اللہ جل شانہ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰۤئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰۤؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ یعنی بلاشبہ جنھون نے کہا رب ہمارا

ف یعنی جس سے اسلام سمجھ مین آوے خوب اور پوچھنے کی حاجت نہ رہے

الله ہی پھر اسی پر قائم رہے یعنی توحید پر اور سولے اسکے اون چیزون پر کہ واجب ہین اوترتے ہین
اونپر فرشتے یعنی نزدیک مرنے کے اور کہتے ہین یہ کہ تم نہ ڈرو یعنی موت سے اور اوسکے بعد کے
احوال سے اور نہ غم کہاؤ یعنی اوس چیز پر کہ پیچھے چھوڑوگے قسم اہل و اولاد سے اسلیے کہ ہم خلیفہ
تمہارے رہینگے اوسمین اور خوشی سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ہم ہین تمہارے رفیق
دنیا مین اور آخرت مین یعنی ہووینگے ہم ساتھ تمہارے اوسمین یہان تک کہ داخل ہوو بہشت مین
اور تمکو بہشت مین ہی جو چاہے جی تمہارا اور تمکو وہان ہی جو طلب کرو مہمانی ہی اوس بخشنے والے مہربان سے

ف لفظ یعنی کر جو ضمن ترجمے مین لکھا گیا تفسیر جلالین سے لکھا ہی اور موضح قرآن مین یون
لکھا ہی کہ فرشتے اوترتے ہین حشر کے دن جسدن ہر کسیکو اپنا فکر اور غم ہوگا یا مرنے کے وقت اوترتے
ہین یہ کہتے ہین اور تفسیر بحر العلوم مین لکھا ہی کہ یہ خوشخبری دینی فرشتونکی بوقت مرنے کے اور نکلنے کے قبر سے
اور یا تمام اوقات مین ہوتی ہی اور استقامت قائم رہنا راہ شریعت و طریقت پر ہی ۵

ك کہا معاذ نے کہ عرض کیا مینے یا رَسُولَ اللهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي
مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ
رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ یعنی ای رسول خدا کے خبر دیجیے مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو
بہشت مین اور دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے کہ البتہ تحقیق پوچھا تونے بڑا کام اور
تحقیق وہ البتہ آسان ہی اوسپر کہ آسان کرے اوسکو الله تعالی اوسپر وہ یہ ہی کہ عبادت کرے تو
الله تعالی کو اور نہ شریک کرے تو ساتھ اوسکے کسی چیز کو اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوۃ اور روزے
رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو کعبے کا ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ
وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ
ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ یعنی پھر فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تجکو
راہین خیر کی وہ یہ ہین کہ روزہ سپر ہی یعنی آگ جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہی گناہون کو جیسے کہ بجھاتا
ہی پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان رات مین یعنی اسی طرح نماز تہجد کی دور کرتی ہی خطاؤن کو
پھر پڑھی یہ آیت جدا ہوتے ہین پسلو اونکے خوابگاہون سے یہان تک کہ پونہچے لفظ یعملون تک

ف [illegible]

ف قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم الوقت الاول من الصلوٰۃ رضوان الله والوقت الآخر عفو الله

ف یہ آیتین سورۂ سجدہ مین ہین کہ انمین فضیلت تہجد گذارون کی مذکور ہی بعد لفظ المضاجع
کے یہ ہی يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ یعنی دعا کرتے ہین اپنے رب سے
بسبب خوف عذاب اوسکے کے اور طمع کرنے کے اوسکی رحمت مین اور جو کچھ کہ دیا ہی ہمنے اونکو دیتے ہین پس
نہین جانتا ہی کوئی جی اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اونکے لیے ٹھنڈک آنکھ کی یعنی جو ہین کی چیزین جنتکی
کہ جنکو دیکھکر آنکھین ٹھنڈی ہون گین بدلہ ہوگا اونکے اعمال کا کہ کرتے تھے دنیا مین ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ
عَلٰى رَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ
وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ یعنی پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤن مین تجھکو سردار دین کا اور
ستون اوسکا اور چوٹی کوہان اوسکے کی یعنی اعلی چیز کہا مینے ہان یا رسول اللہ فرمایا سردار دین کا کلمہ
شہادت کا ہی اور ستون اوسکا نماز ہی اور چوٹی کوہان اوسکے کی جہاد ہی ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ
ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ
عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ یعنی پھر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تجھکو
اس سب کے جڑ کی کہا مینے ہان ای نبی اللہ کے پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کر اپنی
اسکو پس کہا مینے ای نبی اللہ کے اور تحقیق ہم البتہ پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کلام کرتے ہین ہم
اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری ای معاذ اور نہین والینگی لوگون کو آگ مین مونہہ کے بل اونکے یا فرمایا ناک کے بل اونکے مگر باتین اونکی زبانون کی
ک کہا معاذ نے کہ نصیحت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا
وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ
لَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ
مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ یعنی نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے
کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی نکر اپنے مان باپ کی اگرچہ حکم کرین وہ تجکو
نکلنے کا اپنے اہل و مال سے اور نہ چھوڑ نماز فرض کو قصدًا پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصدًا پس تحقیق
الگ ہوا اوس سے عہد اللہ تعالی کا اور نہ پی شراب اسلیے کہ وہ سرا ہی ہر برائی کا وَاِيَّاكَ

والمعصية فان بالمعصية حل سخط الله واياك والفرار من الزحف وان هلك
الناس واذا اصاب الناس موت وانت فيهم فاثبت وانفق على عيالك
من طولك ولا ترفع عنهم عصاك ادبا واخفهم في الله اور بچا اپنے تئین گناہ سے
اس لیے کہ گناہ سے اوترتا ہی غضب خدا کا اور بچا اپنے تئین کفار کی لڑائی کے بھاگنے سے اگرچہ
ہلاک ہون لوگ **ف۱** اور جب پہنچے لوگون کو موت یعنی وبا یا قحط سے اور تو اونمین ہووے تو ثابت رہ یعنی
بھاگ نہین اوس بستی سے صبر کر کر وہین بیٹھا رہ راضی برضاے مولی اور خرچ کر اپنے عیال پر مال اپنا اور نہ اوٹھا
اونسے لاٹھی اپنی ادب کے لیے یعنی ادب کے لیے مارا کر اور ڈراتا رہ اونکو الله کی نافرمانی مین **ف۲**
ک الله جل شانہ فرماتا ہی وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط ان الله يحب المقسطين
یعنی اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان اونکے ساتھ عدل کے بلاشبہ الله دوست رکھتا ہی عدل کرنیوالون کو **ف۳**
ک فرمایا آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے ان احب الناس الى الله يوم القيمة واقربهم منه
مجلسا امام عادل وان ابغض الناس الى الله يوم القيمة واشدهم عذابا وفي
رواية وابعدهم منه مجلسا امام جائر یعنی بلاشبہ بہت پیارا لوگون مین طرف الله کے
روز قیامت کے اور بہت نزدیک اونکا الله تعالی سے مجلس مین حاکم منصف ہی اور بلاشبہ بہت دشمن
لوگون مین طرف الله کے اور سخت اونکا عذاب مین اور ایک روایت مین ہی اور دورتر اونکا الله تعالے سے مجلس مین حاکم ظالم ہی **ف۴**
ک فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالامام
الذي على الناس راع وهو مسئول عن رعيته والرجل راع على اهل بيته وهو
مسئول عن رعيته والمرأة راعية على بيت زوجها وولده وهي مسئولة عنهم
وعبد الرجل راع على مال سيده وهو مسئول عنه الا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته
یعنی خبردار ہو تم سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہین اور تم سب پوچھے جاؤگے اپنی رعیت سے پس امام
جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہی اور وہ پوچھا جاویگا اپنی رعیت کے احوال سے اور مرد نگہبان ہی اپنے گھر والون
پر اور وہ پوچھا جاویگا اپنی رعیت کے حقوق سے اور عورت نگہبان ہی اپنے خاوند کے گھر پر اور اوسکے
فرزندون پر اور پوچھی جاویگی وہ اونکے حقوق سے اور غلام مرد کا نگہبان ہی اوپر مال مالک اپنے کے
اور وہ پوچھا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاؤگے رعیت اپنی سے

ف راعی کہتے ہین نگہبان و امانت دار کو یعنی اوس چیز کے کہ اوسکے تصرف مین ہی پس اوسکو لازم ہی ادا کرنا اوسکے حق کا اور یہ سب مین موجود ہی اگرچہ حقوق مختلف ہین اور یہ حدیث نصیحت ہی سبکے لیے رعایت حقوق مین اور تنبیہ ہی اسپر کہ سب پوچھے جاوینگے اور لکھا ہی علمانے کہ ہر شخص نگہبان ہی اپنے اعضا و حواس پر اور وہ پوچھا جاویگا اونکے احوال سے کہ کہان استعمال کیا تمنے اونکو اور کس طرح استعمال کیا اونکو اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہی ۞ سید و شیخ رحمہ ۞

لـ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجٰتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی جسنے فریادرسی کی غمگین کی لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے تہتر بخششین ایک مین درستی اوسکے سب کامون کی ہوتی ہی یعنی دنیا و آخرت مین اور بہتر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین قیامت کے

لـ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا یعنی بلاشبہ عدل کرنے والے نزدیک خداتعالی کے نور کے منبرون پر ہونگے دائین جانب رحمن کے اور دونون ہاتھ اوسکے دائین ہین اور وہ عدل کرنے والے ایسے ہین کہ عدل کرتے ہین اپنے حکم اور اہل مین اور اوس چیز مین کہ زیر تصرف اور ولایت اونکی ہے

لـ اور فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ وَّالٍ يَّلِيْ رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ یعنی نہین کوئی حاکم کہ والی ہو رعیت کا مسلمانون مین سے پھر مرے اس حال مین کہ وہ ظالم اور خیانت کرنے والا ہو اونکے لیے مگر کہ حرام ہوگی اوسپر جنت یعنی نہین داخل ہوگا اوسمین نجات پانے والون کے ساتھہ یا حلال جانکر ظلم و خیانت کریگا تو بالکل نہین داخل ہوگا ۞

لـ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ مَنْ وُّلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُّلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ یعنی یا اللہ جو کوئی حاکم کیا گیا امر امت میری سے کسی چیز کا پھر سختی کی اونپر پس سختی کر اوسپر یعنی معاملہ کر اوس سے مثل عمل اوسکے کے اور جو کوئی حاکم کیا گیا امر امت میری سے کسی چیز کا پھر نرمی کی اونپر پس نرمی کر ساتھہ اوسکے ۞

لـ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ اَمِيْرِ عَشَرَةٍ اِلَّا يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَغْلُوْلًا حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ اَوْ يُوْبِقَهُ الْجَوْرُ یعنی نہین کوئی امیر دس آدمیون کا

یعنی عادل یا ظالم مگر کہ لایا جاویگا اوسکو یعنی سامنے رب العزت کے روز قیامت کے طوق ڈال کر یہان تک کہ چھٹائیگا طوق سے عدل یا ہلاک کریگا اوسکو ظلم ٭

ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰی ظِلِّ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِیْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْہُ وَاِذَا سُئِلُوْہُ بَذَلُوْہُ وَحَکَمُوْا لِلنَّاسِ کَحُکْمِھِمْ لِاَنْفُسِھِمْ یعنی جانتے ہو تم کہ کون سبقت کرنے والے ہین طرف سایے کے اللہ عز وجل کے یعنی طرف سایے عرش اوسکے کے یا سایے عنایت وکرم اوسکے کے روز قیامت کے کہا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا سبقت کرنے والے وہ لوگ ہین کہ جب دیے جاتے ہین حق قبول کرتے ہین اوسکو یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہی اونکو کوئی ساتھ کلمۂ حق کے بیچ عدل کرنے کے درمیان رعیت کے تو قبول کرتے ہین اوسکو اور جب سوال کیے جاتے ہین اوس حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہی اونسے حق خرچ کرتے ہین اوسکو اور دریغ نہین کرتے اور حکم کرتے ہین واسطے لوگون کے مانند حکم کرنے اونکے کے اپنی ذاتون کے لیے یعنی جو کچھ اپنے لیے چاہتے ہین اورون کے لیے بھی چاہتے ہین نہ یہ کہ آپ شہوترانی کرین اور لوگون پر سخت گیری کرین ٭

ف کہا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمائی واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن تک یہ بات کہ اِعْقِلْ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا یُقَالُ لَکَ بَعْدُ یعنی سمجھ تو اے ابو ذر اوس چیز کو کہ کہی جاوے واسطے تیرے پیچھے اسکے یعنی چھ روز تک حضرت نے تنبیہ کی کہ مین ایک بات کہونگا اوسکو خوب سمجھنا اور یاد رکھنا اور عمل کرنا اوسپر پس جب ہوا ساتوان دن تو فرمایا اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فِیْ سِرِّ اَمْرِکَ وَعَلَانِیَتِہٖ وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَلَا تَسْئَلَنَّ اَحَدًا شَیْئًا وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُکَ وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَۃً وَلَا تَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ یعنی نصیحت کرتا ہون مین تجھکو ڈرنے کی اللہ تعالی سے باطن و ظاہر مین اور جب برائی کرے تو پس نیکی کر یعنی اسلیے کہ نیکی مٹا دیتی ہی برائی کو یا جب برائی کرے تو کسی سے نیکی کر ساتھ اوسکے اور نہ مانگ کسی سے یعنی مخلوق مین سے کچھ اگرچہ گرے کوڑا تیرا اور نہ لے امانت کسیکی یعنی بلا ضرورت واسطے خوف خیانت کے یا واسطے ہونے اوسکے کے مظنہ تہمت کا اور نہ حکم کر درمیان دو شخصون کے یعنی اسلیے کہ شاید انصاف نہو ٭

ف فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ رَجُلٍ یَلِیْ اَمْرَ عَشَرَۃٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلَّا اَتَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوْلًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَدُہٗ اِلٰی عُنُقِہٖ فَکَّہٗ بِرُّہٗ اَوْ اَوْبَقَہٗ

إِثْمُهٗ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَّ اَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَّ اٰخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی نہین کوئی شخص کہ سردار ہو دس شخصون کے کام کا یا زیادہ کا اوس سے مگر کہ حاضر کریگا اوسکو اللہ عزوجل طوق پڑا ہوا دن قیامت کے ہاتھ اوسکا چمٹا ہوا ہوگا طرف گردن اوسکی کے چھڑا ویگی اوسکو نیکی اوسکی یعنی عدل و احسان اوسکا یا ہلاک کریگا اوسکو گناہ اوسکا یعنی ظلم وغیرہ اول سرداری کی ملامت ہی اور بیچمین اوسکے پشیمانی ہی اور آخر اوسکے رسوائی ہی دن قیامت کے **ف** ملامت ہی کہ ہر طرف سے نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہی لوگ طعن کرتے ہین کہ ایسا کیا اور ایسا کیا اور درمیان مین اوسکے پشیمانی ہی کہ کہتا ہی کیون اختیار کیا مینے اور بلا و محنت مین پڑا اور آخر مین اوسکے رسوائی ہی دنیا مین ساتھ خواری اور شرمساری معزولی کے اور آخرت مین ساتھ گرفتاری عذاب کے اور خاص قیامت کو اسلیے ذکر کیا کہ وہ اشد ہی ۞

۵ بیہ اور دون حدیثین مشکوۃ کتاب الامارۃ مین احمد سے نقل کی ہین ۞

ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ وُلِّيْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ یعنی ای معاویہ اگر سردار کیا جاوے تو کسی کام کا تو ڈرنا اللہ سے اور انصاف کرنا کہا معاویہ نے پس ہمیشہ رہا مین گمان کرتا کہ مین گرفتار کیا جاؤنگا ساتھ کسی کام کے بسبب فرمانے حضرت کے یہان تک کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری میری قسمت مین ہوئی ۞

۶ روایت کی بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور مشکوۃ مین کتاب الامارہ مین ہی ۞

ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ یعنی جیسے ہوو گے تم ویسے ہی سردار کیے جاوینگے تیر **ف** یعنی جیسے تمہارے عمل ہون گے ویسے ہی تمپر عامل ہونگے اگر عمل اچھے کرو گے اچھے عامل ہونگے اور برے عمل کرو گے برے عامل ہون گے اسکا مضمون بلکہ مضمون اسکے ہی اَعْمَالُكُمْ عُمَّالُكُمْ یعنی عمل تمہارے عامل تمہارے ہین ۞

ل فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَأْوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ یعنی بلاشبہہ بادشاہ سایہ خدا کا ہی زمین مین ٹھکانا پکڑتا ہی طرف اوسکے ہر مظلوم بندون اوسکے سے پس جسوقت کہ عدل کرتا ہی ہوتا ہی واسطے اوسکے ثواب اور واجب ہوتا ہی رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہی ہوتا ہی اوسپر گناہ اور لازم ہی رعیت پر صبر کرنا **ف** سایہ اللہ کا ہی اسلیے کہ وہ دفع کرتا ہی ایذا کو لوگون سے جیسا دفع کرتا ہی سایہ ایذا آفتاب کی

گرمی کی او کبھی کنایہ کیا جاتا ہی ساتھ سائے کے محافظت وحمایت سے یہ کتاب نہایہ مین ہی اور کہا طیبی نے کہ ظل اللہ تشبیہ ہی اور جملہ یاوی الیہ مُبیّن اوسکا ہی یعنی جیسے کہ لوگ آرام پاتے ہین سائے کی ٹھنڈک مین گرمی آفتاب کی سے اسیطرح آرام پاتے ہین ٹھنڈک عدل اوسکے مین گرمی ظلم سے اور اضافت ظل کی طرف اللہ کے بزرگی کے لیے ہی مانند بیت اللہ کے اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ سایہ مانند اور سایون کے نہین ہی بلکہ وہ ذی شان ہی اور خصوصیت رکھتا ہی ساتھ اللہ کے اسلیے کہ گردانا گیا ہی وہ خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پھیلاتا ہی اوسکے عدل واحسان کو اوسکے بندون مین

ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰہِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِیْقٌ وَاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ یعنی بلاشبہ بہترین بندگان خدا کے سے نزدیک اللہ تعالی کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے امام عادل نرمی کرنے والا ہی اور تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے امام ظالم سختی کرنیوالا ہی

ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ نَظَرَ اِلٰی اَخِیْہِ نَظْرَۃً یُّخِیْفُہٗ اَخَافَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی جو شخص کہ دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنے کے دیکھنا کہ ڈراوے اوسکو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے

ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ زے ڈرانے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہی دن قیامت کے جہ جائے ظلم کرنا

ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مَالِکُ الْمُلُوْکِ وَمَلِکُ الْمُلُوْکِ قُلُوْبُ الْمُلُوْکِ فِیْ یَدِیْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَآ اَطَاعُوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْکِہِمْ عَلَیْہِمْ بِالرَّحْمَۃِ وَالرَّاْفَۃِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَہُمْ بِالسَّخْطَۃِ وَالنِّقْمَۃِ فَسَامُوْہُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ بِالدُّعَآءِ عَلَی الْمُلُوْکِ وَلٰکِنِ اشْغَلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ بِالذِّکْرِ کَیْ اَکْفِیَکُمْ مُلُوْکَکُمْ یعنی تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللہ ہون نہین کوئی معبود مگر مین مالک بادشاہون کا اور بادشاہ بادشاہون کا دل بادشاہون کے میرے ہاتھ مین ہین اور تحقیق بندے یعنی اکثر بندے جسوقت کہ فرمانبرداری کرین میری پھیر دون مین اونکے بادشاہون کے دلون کو یعنی ظالمون کے دلون کو اونپر ساتھ رحمت وشفقت کے اور تحقیق بندے جسوقت کہ نافرمانی کرین میری پھیرونگا مین بادشاہون کے دلون کو یعنی عادل بادشاہون کے دلون کو ساتھ خفگی اور عذاب کے پس پہونچاوینگے یعنی بادشاہ اونکے

اونکو بُرے عذاب بیچ مشغول کرو تم اپنے نفسون کو ساتھ بددعا کرنے کے بادشاہون پر لیکن مشغول کرو اپنے نفسون
کو ساتھ ذکر کے یعنی ذکر میرے کے اور زاری اور خواری کے درگاہ میری مین تاکہ کفایت کرون مین تمہارے
بادشاہون کے شر کو اور باز رکھون اوسکو تمسے ۱۲

ك آیا ہی کہ عمرو بن مرہ صحابی نے معاویہ سے کہا کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ
دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ یعنی جو شخص کہ سردار کیا اوسکو اللہ نے کسی چیز کا مسلمانون کے کام سے پس پردے
مین رہا نزدیک حاجت اور مطلب اونکے کے یعنی نہ بر لایا حاجت اونکی پردے مین رہیگا اللہ نزدیک حاجت
اور مطلب اور محتاجگی اوسکی کے یعنی دور رکھیگا اوسکو مطلوب اوسکے سے اور قبول نہین کریگا دعا اوسکی
پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو اوپر روا کرنے لوگون کی حاجتون کے ۱۲ اور اور روایت مین یون ہی
کہ ایک صحابی معاویہ پاس داخل ہوئے اور کہا سُنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِي الْحَاجَةِ
اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ یعنی جو شخص کہ
والی کیا گیا لوگون کے کام سے کسی چیز پر پھر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانون کے یا مظلوم کے یا حاجتمند کے
یعنی اپنے پاس نہ آنے دیا اوسکو وقت احتیاج کے یا حاجت روائی نکی اوسکی بند کریگا اللہ اوسپر دروازے
رحمت اپنی کے نزدیک حاجت اور محتاجگی اوسکی کے یعنی اللہ تعالی کی طرف امر دنیا مین یا عقبی مین یا مخلوق
کیطرف دنیا مین بیچ اوس وقت کے کہ بہت محتاج ہوگا طرف اوسکے ٭

ك روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب رض سے کہ وہ جسوقت بھیجتے اپنے عاملون کو تو شرط کرتے اونپر کہ
لَا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ
فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ یعنی نہ سوار ہونا ترکی گھوڑے پر اور
نہ کھانا میدہ اور نہ پہنیو باریک کپڑا اور نہ بند کر رکھیو اپنے دروازے لوگون کی حاجتون کے وقت پس
اگر کروگے تم کچھ اسمین سے پس تحقیق اوترآویگی تمپر سزا یعنی دنیا اور عقبی مین پھر یوبہنچانے جاتے حضرت عمر اونکو
ف کہا طیبی نے کہ نہی سوار ہونے گھوڑے ترکی کے سے نہی تکبر سے ہی اور نہی کھانے میدے اور پہننے باریک کپڑے
کے نہی جیب بھرنے اور اسراف سے ہی اور منع کرنا بند کرنے دروازے کے سے منع کرنا حاجت روائی نہ کرنے مسلمانون کے سے ہی

روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور حاکم نے بیچ باب ما علی الولاة من التیسیر مین ہی ۱۲

نقل کیا بیہقی نے دونون روایتین بیچ شعب الایمان

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَآءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا یعنی بلاشبہہ اللہ تعالی نے فرض کیے کئی فرض پس نہ ضائع کرو تم اونکو یعنی چھوڑ نہ دو اونکو یا شروط و ارکان اونکے ترک نہ کرو یا ریا و سمعہ اور عجب و غرور اونمین نہ کرو اور حرام کین کتنی حرام چیزین پس نہ توڑو حرمت اونکی اور پاس نہ بھٹکو اونکے اور مقرر کین حدین یعنی قصاص وغیرہ پس نہ بڑھجاؤ اونسے یعنی کمی زیادتی اونمین نکرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزون سے یعنی نہین ذکر فرمایا حکم کتنی چیزون کا کہ واجب ہین یا حرام ہین یا حلال بدون بھولنے کے پس نہ بحث کرو اونمین ؃

ک عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اونھون نے فرمایا اِدِّ مَا افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَاجْتَنِبْ مَحَارِمَ اللّٰہِ تَکُنْ اَزْھَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ یعنی ادا کر جو کچھ فرض کیا اللہ نے تجھپر ہوئیگا تو سب لوگون سے بڑا عابد اور بچ اللہ کی حرام چیزون سے ہوگا سب لوگون سے بڑا زاہد اور راضی ہو اوسپر کہ قسمت مین کیا اللہ نے تیرے ہوگا تو سب لوگون سے بڑا غنی ؃

ک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے وَجَدْتُ حَلَاوَۃَ الْعِبَادَۃِ فِیْ اَرْبَعَۃِ اَشْیَآءَ اَوَّلُھَا فِیْ اَدَآءِ فَرَآئِضِ اللّٰہِ الخ یعنی پائی مین نے حلاوت عبادت کی چار چیزون مین پہلے اللہ کے فرائض ادا کرنے مین دوسرے اللہ کی حرام چیزون سے بچنے مین اور تیسرے نیک کام بتانے مین اور طلب ثواب مین اللہ سے اور چوتھے روکنے مین برے کام سے اور ڈرنے مین اللہ کے غصے سے ؃

ف اور فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ چار چیزین ہین کہ ظاہر مین وہ فضیلت ہین اور باطن مین فرض ہین ملنا نیکون سے فضیلت ہی اور پیروی اونکی فرض ہی اور تلاوت قرآن کی فضیلت ہی اور عمل کرنا اوسپر فرض ہی اور زیارت قبور کی فرض ہی اور طیار رہنا قبرون کے لیے فرض ہی اور خبر پوچھنی بیمار کی فضیلت ہی اور وصیت لینی فرض ہی ف ؃

ک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی لَا خَیْرَ فِیْ صَلٰوۃٍ لَا خُشُوْعَ فِیْھَا الخ یعنی نہین بھلائی اوس نماز مین کہ نہین عاجزی اوسمین اور نہین بھلائی اوس روزے مین کہ نہین رکتا اوسمین لغو سے اور نہین بھلائی اوس قراءت مین کہ نہین فکر اوسمین اور نہین بھلائی اوس علم مین کہ نہین پرہیزگاری اوسمین اور نہین بھلائی اوس مال مین کہ نہین سخاوت اوسمین اور نہین بھلائی اوس برادری مین کہ نہین حفاظت اوسمین

اور نہین بھلائی اوس نعمت مین کہ نہین بقا اوسکو اور نہین بھلائی اوس دعا مین کہ نہین اخلاص اوس مین

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الخ یعنی جسنے نگہبانی کی نماز پر ہوگی نماز اوسکے لیے نور اور دلیل اوسکے ایمان پر اور سبب نجات کی روز قیامت کے اور جسنے نہ نگہبانی کی نہین ہوگی نماز اوسکے لیے نور اور نہ دلیل اوسکے ایمان پر اور نہ سبب نجات کی اور ہوگا روز قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے

ك اور کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مَنْ حَفِظَ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسَ لِوَقْتِهَا وَدَاوَمَ عَلَيْهَا اَكْرَمَ اللّٰهُ بِتِسْعِ كَرَامَاتٍ الخ یعنی جسنے نگہبانی کی پانچون نمازون کے وقت پر اور ہمیشگی کی اوپر بخشے اللہ نو بزرگیان ایک تو یہ کہ دوست رکھے اللہ اوسکو اور رہے بدن اوسکا تندرست اور نگہبانی کرین اوسکی فرشتے اور اوترے برکت اوسکے گھر مین اور ظاہر ہو اوسکے مونہہ پر نشانی نیکون کی اور نرم کرے اللہ دل اوسکا اور گذر جاوے پل صراط پر مانند بجلی چمکنے والی کے اور نجات بخشے اوسکو اللہ دوزخ سے اور اوتارے اوسکو اللہ ہمسایے مین اون لوگون کے کہ نہین ڈر اونپر اور نہ غمگین ہونگے

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ وَفِيْهَا عَشْرُ خِصَالٍ زَيْنُ الْوَجْهِ الخ یعنی نماز ستون ہی دین کا اور اوسمین دس باتین ہین خوبصورتی چہرے کی اور روشنی دل کی اور آرام بدن کا اور انس یعنی دل لگی قبر مین اور جگہہ اوترنے رحمت کی اور کنجی آسمان کی اور بوجھ میزان اعمال کی اور سبب خوشنودی پروردگار کی اور قیمت بہشت کی اور پردہ آگ جہنم سے وَمَنْ اَقَامَهَا اَقَامَ الدِّيْنَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ تَرَكَ الدِّيْنَ یعنی اور جسنے قائم رکھا اوسکو بیشک قائم رکھا دین کو اور جسنے چھوڑا اوسکو بیشک ڈھایا دین کو

ك فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عَشَرَةُ نَفَرٍ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى صَلٰوتَهُمْ الخ یعنی دس شخص ہین کہ ہرگز نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اونکی ایک تو وہ شخص کہ نماز پڑھے اکیلا بدون قرأت کے اور وہ شخص کہ نہ دے زکوۃ اور وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سے ناخوش ہون یعنی بسبب بدافعالی اوسکی کے اور وہ شخص کہ غلام ہو بھاگا ہوا اور وہ شخص کہ شراب پیتا ہو ہمیشہ اور وہ عورت کہ رات گذارے اس حالت مین کہ خاوند اوسکا غصے ہو اوسپر اور وہ عورت آزاد کہ نماز پڑھے بغیر اوڑھنی کے اور کھانے والا بیاج کا اور حاکم ظالم اور وہ شخص کہ

روکا نہو اوسکو نماز نے بیحیائی اور برائی سے زیادہ نہین ہوتا اللہ تعالی کی طرف سے مگر دور ہونا ح

ف حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کتنی ایک باتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھین اور آپنے جواب دیا از انجملہ یہ بھی پوچھا آپ سے کہ خبر دیجیے مجکو احسان سے یعنی نیکی کرنے سے فرمایا آپنے اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ یعنی احسان یہی ہی کہ عبادت کرے تو اللہ تعالی کو گویا کہ تو اوسکو دیکھتا ہی پس اگر نہووے تو کہ دیکھے تو اوسکو پس بلاشبہ وہ دیکھتا ہی تجکو یعنی اگر نہو وہ سامنے تیرے اسطرح کہ گویا تو دیکھتا ہی اوسکو تو بلحاظ کر رویت اوسکی اور اطلاع اوسکی تیرے حال پر ح

ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً یعنی جسوقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنی بیوی اور اولاد اور قرابتیون پر اور وہ اوسمین توقع رکھتا ہی ثواب کی ہوتا ہی اوسکے لیے صدقہ یعنی برا صدقہ یا صدقہ مقبول

ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا اَلَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ یعنی ایک دینار ہی کہ خرچ کرے تو اوسکو اللہ کی راہ مین یعنی حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہی کہ خرچ کرے تو اوسکو بیچ آزاد کرنے بردے کے اور ایک دینار ہی کہ دیدے تو مسکین کو اور ایک دینار ہی کہ خرچ کرے تو اوسکو اپنے اہل پر بہت بڑا ان دینارون مین از روے ثواب کے وہ دینار ہی کہ خرچ کیا تو نے اوسکو اپنے اہل پر ح

ف ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہی خرچ کرنے مین اوپر بیٹون ابی سلمہ کے نہین ہین وہ مگر بیٹے میرے پس فرمایا اَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ یعنی خرچ کر اونپر پس تیرے لیے ہی ثواب اوس چیز کا کہ خرچ کرے گی تو اونپر ف حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلے بیوی ابو سلمہ صحابی کی تھین اونسے کئی بچے ہوئے تھے عمر اور زینب اور درہ جب وہ مرے تو حضرت سے نکاح ہوا اونکا پس اون بچون کو ام سلمہ کچھ دیا کرتین تھین اوسکو پوچھا کہ مجھے ثواب بھی ہوتا ہی اونکے دینے مین یا نہین پس اس صورت مین مراد بیٹون سے سگے بیٹے ہونگے یا ابو سلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے اونکے دینے کا حکم پوچھا اس صورت مین بیٹون سے سوتیلے بیٹے مراد ہونگے لمعات ح

ف زینب عبداللہ بن مسعود کی بیوی روایت کرتی ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدق کرو ای گروہ عورتون کے اگرچہ ہو تمہارے زیورون سے کہا زینب نے کہ جب مین پھر کرآئی

آپ کی مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعود کے تو میں نے کہا کہ تم مرد فقیر ہو اور ہمکو حکم فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینے کا پس تم جا کر حضرت سے پوچھو کہ آیا کفایت کرتا ہی مجکو تصدق کرنا تمپر اور تمھاری اولاد پر یا نہین پس اگر ہو یہ یعنی تصدق کرنا تمپر اور تمھاری اولاد پر کہ کفایت کرے مجسے تو تصدق کرون مین تمپر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون اوسکو طرف غیر تمھارے کے اونھون نے کہا بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرت کے دروازے پر وہان ایک عورت یہی پوچھنے کھڑی تھی قصہ طویل ہی حاصل یہ کہ حضرت سے اونھون نے بلال کے ہاتھ عرض کروا بھیجا آپنے فرمایا لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ یعنی اونکے لیے دو ہر ثواب ہی ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا **ف** نہ دیوے آدمی زکوۃ اپنی اپنی بیوی کو بالاتفاق اور نہ دیوے بیوی زکوۃ اپنے خاوند کو نزدیک ابو حنیفہ رح کے اسلیے کہ دونون شریک ہوتے ہین منافع مین عادۃً اور صاحبین رح کے نزدیک درست ہی بیوی کو کہ خاوند کے تئین زکوۃ دے پس امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اس حدیث مین صدقے سے مراد صدقہ نفل ہی اور صاحبین رح کے نزدیک صدقہ محتمل فرض اور نفل دونون کو ہی ع

رواه البخاري ومسلم

ك روایت ہی ام المومنین میمونہ بیٹی حارث کی سے یہ کہ اونھون نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پھر ذکر کیا میمونہ نے یہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ یعنی اگر دیتی تو یہ لونڈی اپنے ماموون کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو **ف** اسلیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس اونکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی ع

رواه البخاري ومسلم

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ یعنی صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہی یعنی ایک ثواب صدقے ہی کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہی ایک صدقے کا اور دوسرا سلوک کرنے کا ناتے دار سے ع

رواه احمد والترمذي والنسائي وابن ماجه والدارمي

ك آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار ہی یعنی اور چاہتا ہون خرچ کرنا اوسکا فرمایا اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ یعنی خرچ کر اوسکو اپنے پر کہا اوسنے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ یعنی خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوسنے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ یعنی خرچ کر اوسکو اپنے اہل پر یعنی بیوی اور مان باپ اور قرابتیون

کہا اوسنے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا اَنْفِقْهُ عَلٰی خَادِمِكَ یعنی خرچ کر اوسکو اپنے خادم پر کہا اوسنے میرے پاس
ایک اور دینار ہی فرمایا اَنْتَ اَعْلَمُ یعنی تو دانا تر ہی یعنی اوسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مستحق جانے اوسکو دیدے
ك روایت ہی انس سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بہت مالدار مدینے کے انصار مین قسم کھجوروں سے اور تھا
بہت محبوب مالون اونکے سے طرف اونکے بیرحاء کہ نام اونکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد نبوی کے
اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اوسمین اور پیتے پانی اوسمین کا کہ اچھا تھا یعنی
شیرین یا حلال بلا شبہہ کہا انس نے پس جب اوتری یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ
یعنی ہرگز نہ پہنچوگے نیکی کو یعنی جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے
ہوئے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا یا رسول اللہ بلا شبہہ اللہ تعالی فرماتا ہی
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اور تحقیق بہت محبوب مال میرے سے طرف میرے
بیرحاء ہی اور تحقیق وہ صدقہ ہی واسطے اللہ کے امید رکھتا ہون نیکی اوسکی کی اور امیدوار ہون ذخیرہ
رکھنے اوسکے کا نزدیک اللہ تعالی کے پس رکھو اوسکو اے رسول خدا کے جہان دکھلاوے تمکو اللہ یعنی آپ
جہان مناسب جانیے خرچ فرمائیے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بَخٍ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ
رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ یعنی شاباش شاباش
یعنی بیرحاء مال ہی نفع دینے والا اور تحقیق سنا مینے جو کہا تونے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون یہ کہ
تقسیم کردے اوسکو اپنے قرابتیون مین یعنی محتاج قرابتیون مین تا ثواب صدقے کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے
کرونگا یا رسول اللہ یعنی جو فرمایا آپنے پھر تقسیم کیا اوس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیون مین اور چچا کے بیٹون مین
ك عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ کون بہت لائق ہی کہ مین اچھی صحبت رکھون یعنی سلوک
اور احسان او خدمتگذاری کرون فرمایا اُمُّكَ یعنی مان تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا اُمُّكَ یعنی مان
تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا اُمُّكَ یعنی مان تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا اَبُوْكَ یعنی باپ تیرا
یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ
ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ یعنی مان تیری پھر مان تیری پھر مان تیری پھر احسان کر باپ
اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے ف یعنی بعد مان باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب
قرب کی معتبر ہی جو کہ بہت قریب ہی مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھ احسان کے اور اس حدیث سے

رواہ ابو داود والنسائی

رواہ البخاری ومسلم

بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ مان کے لیے تین حصے احسان ہی بہ نسبت باپ کے اسلیئے کہ وہ اوٹھاتی
ہی بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا
بہت بڑا ہی باپ کے حق سے اور نیکی واحسان کرنا اسپر واجب تر اور موکد تر ہی اور اگر جمع کرنا درمیان
رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کے حق کی مشکل ہو جیسے کہ ہر ایک بسبب رعایت
کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم واحترام مین حق باپ کا غالب رکھے اور خدمت وانعام مین
حق مان کا اور یہ بھی مان باپ کے حقوق مین سے ہی کہ انسے تواضع اور تملق کرے اور انکی خدمت کرے یہان تک
کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز مین اطاعت انکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک
ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سے بلند نکرے اور اونکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اونسے پہل نکرے
اور امر معروف اور نہی عن المنکر مین نرمی کرے اور ایکبار کہے اگر قبول نکرین سکوت کرے اور دعا و استغفار مین
مشغول ہو اور یہ ادب قرآن شریف سے نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کو ح

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رَغِمَ اَنفُہٗ رَغِمَ اَنفُہٗ رَغِمَ اَنفُہٗ الخ یعنی
خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا
کہ کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق مین آپ یہ بددعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے مان باپ اپنے کو
نزدیک بڑھاپے کے پایا بڑھاپے کو ایک نے یا دونون نے پھر نہ داخل ہوا بہشت مین
یعنی خدمت اونکی نکی اور اونکو اپنے سے راضی نرکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہی ح

ك کہا اسما بیٹی ابوبکر کی نے کہ آئی میرے پاس مان میری یعنی مکے سے مدینے مین اور وہ تھی مشرکہ
بیچ زمانہ صلح قریش کے یعنی یہ آنا اوسکا اوس وقت مین تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے
عہد وصلح کی تھی کہ اونسے لڑینگے نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مان میری
آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سے آیا پس سلوک کرون مین اوس سے فرمایا نعم صلیہا
یعنی ہان سلوک کر اوس سے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر مان باپ کافر ہون تو بھی اونسے سلوک
واحسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی ح

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَھْلَ وُدِّ
اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ یعنی تحقیق نیکتر نیکیون سے احسان کرنا آدمی کا ہی اپنے باپ کے

دوستون سے بعد از مرنے یا غائب ہونے باپ کے ف یعنی باپ مرگیا ہو یا سفر مین ہو اوسکے پیچھے
اوسکے دوستون سے احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت بھلی ہی
ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ وَیُنْسَأَ لَهٗ
فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ یعنی جو شخص چاہے کہ کشادگی کیجاوے اوسکی روزی مین اور تاخیر
کیجاوے اوسکی اجل مین یعنی عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناتے دارون سے
ف تاخیر اجل مین سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہین نہ زیادہ ہوتے ہین نہ ناقص فرمایا
اللہ تعالی نے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق
اور درازی عمر سے پایا جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق خیر اور صفائی اور نورانیت
قلب کا ہی یا درازی عمر ساتھ بقائے نام نیک کے ہی جہان مین یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اسکے دعا کرین
اور نام نیک اسکا باقی رکھین کہ بقائے اولاد پیدایش ثانی ہی مرد کے لیے اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی
نے سلوک کرنے کو ناتے دارون سے سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نے ہر چیز
کے لیے سبب پیدا کیا ہی جسکے لیے چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کرے توفیق
ادائے حقوق کی بخشتا ہی ح ط اور زیادہ تر تحقیق اسکی مظاہر حق شرح مشکوۃ مین ہی جو چاہے دیکھلے
ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ الخ
یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نے خلق کو پس جب پیدا کر چکا اوسکو کھڑی ہوئی قرابت پس پکڑی کمر اللہ تعالی کی
ف۱ پس فرمایا مَهْ یعنی کیا کہتی ہی کہا اوسنے هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِیْعَةِ
یعنی یہ جگہہ کھڑے ہونے پناہ مانگنے والے کی ہی ساتھہ تیرے قرابت کے کاٹنے سے ف۲ فرمایا اللہ تعالی نے
اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰی یَا رَبِّ یعنی کیا نہین راضی
ہوتی ہی تو اسپر کہ ملاؤن مین اوسکو یعنی سلوک و انعام و احسان کرون اوسپر کہ ملاوے تجکو یعنی سلوک کرے
تجہسے اور توڑون مین اوس سے یعنی احسان و انعام نکرون اوسپر کہ توڑے تجکو کہا اوسنے ہان ای
رب میرے راضی ہون فرمایا اللہ تعالی نے فَذَاكِ یعنی پس یہ وعدہ ثابت ہی تیرے لیے
ف نہین خلاف ہی اسمین کہ صلہ رحم واجب ہی اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کے
درجے ہین کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اونکا چھوڑنا مہاجرت یعنی ترک ملاقات کا ہی

اور صلہ رحم ساتھ کلام کے بھی ہوتا ہی اگرچہ ساتھ سلام کے ہو اور وہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف
قدرت اور حاجت کے پس بعض اوسمین سے واجب ہی اور بعض مستحب اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور
نہ وصل کیا غایت اوسکا نہین نام رکھا جاویگا قاطع رحم اور اگر قصور کیا اوس چیز سے کہ قادر ہی
اوسپر اور لائق تھا اوسکو یہ کہ کرے اسکو نہین نام رکھا جاویگا صلہ کرنے والا ۵
ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ
وَّصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ یعنی لفظ رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن
سے پس فرمایا اللہ تعالی نے یعنی رحم کو کہ جو شخص ملا دے تجکو یعنی رعایت تیرے حق کی کرے
ملاؤنگا مین اوسکو یعنی ساتھ رحمت کے اور جو شخص کہ کاٹے تجکو کاٹونگا مین اوسکو یعنی اپنی رحمت سے
محروم رکھونگا ف معنی یہ ہین کہ رحم اثر ہی آثار رحمت اوسکے سے اور متصل ہی ساتھ اوسکے پس
قطع کرنے والا اوس سے قطع کرنے والا ہی رحمت خدا سے اور وصل کرنے والا اوسکا ملنے والا ہی طرف رحمت
خدا تعالی کے جیسے کہ فرمایا حضرت نے فقال اللہ الخ ع ۵ اور تحقیق کامل اسکی بظاہر حق مین ہی ۵
ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ یعنی رحم لٹکایا گیا ہی ساتھ
عرش کے کہتا ہی یعنی بطریق خیر و دعا کے مَنْ وَّصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ
یعنی جو شخص کہ ملا وے مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو شخص کاٹے مجکو کاٹیگا اوسکو
اللہ یعنی اپنی رحمت سے ۵ ف لٹکایا گیا ہی یعنی پکڑے ہوئے ہی عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی
اوس سے قطع رحم سے اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سے از راہ تلذذ کے ساتھ اوس چیز
کے کہ سنا ہی اللہ تعالی سے یا بطریق دعا کے ۵ ع ۵
ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ یعنی نہین داخل ہوگا
بہشت مین کاٹنے والا ناتے کا ف کہا نووی نے مراد یہ ہی کہ جو کوئی کاٹے رحم کو حلال
جانکر بغیر سبب و بغیر شبہہ کے باوجود علم کے ساتھ تحریم اوسکی کے وہ بہشت مین نہین داخل ہونیکا
اور یا یہ مراد ہی کہ ساتھ نجات پانے ہونگے اور سابقین کے نہین داخل ہوگا ۵ ع ۵
ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِیْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ
اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا یعنی نہین ہی صلہ رحم کرنے والا یعنی کامل مکافات کرنے والا یعنی

ساتھ اقربا کے کہ اگر وہ اسپر احسان کرتے ہین تو یہ بھی اونپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ رحم کرنے والا
کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوے رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوے حق قرابت اوسکے کی وصل کرے رحم کو
یعنی رعایت کرے اوسکے حق کی **ف** لکھا ہی علمانے کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سے نہ طلب کرے
اور حق اوروںکا ادا کرے ۞ ح ۞

ك آیا ہی کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لیے قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسے
اور وہ نہین سلوک کرتے ہین مجھسے اور احسان کرتا ہون مین اونسے اور وہ برائی کرتے ہین مجھسے اور
حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون اونسے اور وہ جہل کرتے ہین مجھپر یعنی برا کہتے ہین اور غضب ہوتے ہین
مجھپر پس فرمایا لئن کنت کما قلت فکانما تسفہم المل ولا یزال معک من اللہ ظہیر
علیہم مادمت علی ذلک یعنی اگر ہی تو جیسا کہتا ہی تو پس گویا کہ پھکاتا ہی تو اونکو راکھ گرم اور
ہمیشہ ہی ساتھ تیرے اللہ کی طرف سے مددگار اور دفع کرنے والا شر وایذا اونکی کا جب تک کہ ثابت و مستقیم
رہے تو اس صفت پر **ف** پھکاتا ہی الخ یعنی چونکہ شکرانہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتے ہین حرام ہی عطا
تیری اور حکم آگ کا رکھتی ہی اونکے پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اونکو کھانے اوسکے سے
ساتھ راکھ گرم کے اور بعضون نے کہا کہ تو بسبب احسان کرنے کے اونپر رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو آگے
نفسون اونکے کے مانند اوس شخص کے کہ مونہہ مین ڈالتا ہی راکھ گرم کو اور کھاتا ہی اوسکو اور بعضون
نے کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکھ گرم کے ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو ۞ ح ۞

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر
الا البر وان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ یعنی نہین پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور
نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی
سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہی اوسکو **ف** مراد تقدیر سے تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالےٰ
نے سبب گردانا ہی رد کرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نے مقدر کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اوس سے
یہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الٰہی کے یہی حکم رکھتے ہین جیسے کہ دوائین
طبیہ شفا کے لیے اور اعمال بندون کے واسطے داخل ہونے بہشت و دوزخ کے اور مراد زیادتی عمر سے
برکت ہوتا ہی اوسمین جیسے کہ اوپر بیان مفصل اسکا ہوچکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت

لوگ گنہگار اور فاسق وکافر ہین اور رزق اونکا فراخ ہی بنسبت مومنون اور مطیعون کے پس بعضے
تاویل کرتے ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور
محرومی کا ہی اوس سے اور اگر مراد رزق دنیا رکھین کہ مال اور حشمت وکامرانی ہی تو مراد یہ ہی کہ مراد محروم
رہنا ہی حصول رضا وخوش گذرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سے کہ صاف ہو
کدورت وظلمت سے جیسے کہ متقیون اور مطیعون کے لیے ہی قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً بخلاف اہل فسق وفجور کے کہ حاصل
ہی اونکے وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتے ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور
خوف نقصان اور فوت ہونے اوسکے سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ
فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا اور اگر مومن ہی تو فکر بد انجامی گناہ سے ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی
وقت اور خوش گذرانی اوسکے کے راہ پاتی ہی ۱۲ ح اور مفصل بیان اسکا مظاہر حق مین ہی ۱۲
ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ یعنی نہین اوترتی
رحمت اوس قوم پر کہ اوسمین کاٹنے والا ناتے کا ہو ف مراد قوم سے وہ لوگ ہین کہ مدد کرتے ہین
کاٹنے والے ناتے کی کاٹنے ناتے پر یا انکار نہین کرتے اوسپر اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد رحمت سے
مینہہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسے مینہہ بسبب نحوست کاٹنے ناتے کے ۱۲ ع ۱۲
ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ
فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ یعنی نہین کوئی گناہ
لائق تر اس بات کے کہ جلدی کرے اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنے
اوسکے آخرت مین نکل جانے سے اطاعت امام سے اور کاٹنے ناتے کے سے ف یعنی
ان دو گناہون پر دنیا مین بھی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بھی عذاب ہوگا چونکہ اثر ان دو گناہون کا دنیا مین بھی ہوتا ہی یعنی
ہرج مرج عالم مین اور کینہ وعداوت دلون مین عذاب انکا دنیا مین بھی جلدی ہوتا ہی اور آخرت
مین بھی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بھی یہ صفت رکھتے ہین لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین ۱۲ ح ۱۲
ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ
خَمْرٍ نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکھنے والا بعد دینے کے اور نہ نافرمانی کرنے والا

مان باپ کا اور نہ ہمیشہ شراب پینے والا **ف** منان منت سے ہی یعنی دے کر احسان جتانے
یہ بُرا ہی فرمایا اللہ تعالی نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی
اور بعضون نے کہا کہ منان مَن سے ہی بمعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور عاق سے مراد ہی
ایذا دینے والا مان باپ کا اور اقربا کا بجہت شرعی کے یا عاق مخصوص ہی ساتھ ایذا دینے والدین کے
یا ایک کے ان دونون مین سے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہی کہ نجات پائے ہوون کے ساتھ
نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل
کردیگا بموجب وعدے اپنے کے وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۱۲ ع ح ۱۲

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم نسبون مین سے اوسقدر کہ سلوک کرو تم
ساتھ اوسکے اپنے ناتے دارون سے اسواسطے کہ سلوک کرنا ناتے دارون سے سبب ہوتا ہی
محبت کا اقارب مین اور سبب ہوتا ہی کثرت وبرکت کا مال مین اور سبب ہوتا ہی تاخیر کا اجل مین
ف سیکھو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور ماؤن اور دادیون اور نانیون اور اولاد اونکی کو اور
تمام اقربا کو پہچانو اور نام اونکے یاد رکھو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ اونسے سلوک کرنا چاہیے جانو تم
کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہی ۱۲ ح ۱۲

ك ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بلاشبہہ مین پونہچا ہون ایک
گناہ بڑے کو پس کیا ہی میرے لیے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو اللہ تعالی کے رجوع کرنے کا مجیر ساتھ
رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اوس سے فرمایا آپ نے هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ یعنی کیا ہی واسطے
تیرے مان کہا اوسنے کہ نہین فرمایا هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ یعنی کیا ہی تیرے لیے خالہ کہا اوسنے کہ ہان ہی
فرمایا آپ نے فَبِرَّهَا یعنی پس سلوک کر اوس سے **ف** تا بخشا جاوے گناہ تیرا اس سے
معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب ہی کفارہ گناہون کا اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اوس
شخص کے حق مین بوحی معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ اوسکے نزدیک بسبب قوت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو
اور واقع مین وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم مان کا رکھتی ہی ۱۲ ح ۱۲

ك کہا ابو اُسید صحابی نے اوسوقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آیا
آپکے پاس ایک شخص بنی سلمہ سے پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی مان باپ میرے کے سے

کچھ یعنی مان باپ سے اونکی زندگی مین سلوک کرتا تھا آیا باقی رہا ہی اونکے سلوک سے کچھ کہ
کرون مین اوسکو بعد مرنے اونکے یعنی بعد اونکے مرنے کے بھی اونکے ساتھہ سلوک کرنے کی کوئی
صورت ہی فرمایا نعم الصَّلوٰةُ عَلَيْهِمَا وَالاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا
وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا یعنی ہان دعا کرنی اونکے
لیے کہ اسمین داخل ہی نماز جنازہ پڑھنی اونپر اور استغفار کرنا اونکے لیے اور پورا کرنا اونکی وصیت
کو بعد مرنے اونکے اور سلوک کرنا اونکے ناتے دارون سے کہ نہین سلوک کیا جاتا مگر واسطے مان
باپ کے یعنی محض اونکی قرابت کے سبب سے اور واسطے طلب رضا اونکی کے کہ رضاے حق
متعلق ہی ساتھہ اوسکے نہ اور غرض کے اور تعظیم کرنی مان باپ کے دوستون کی

دائم رہی بعد از فتح حنین نزد جعرانہ ونجا بود قسمت اموال غنیمت و ۳۰ ع

ف کہا ابو طفیل نے کہ دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتے جعرانہ مین کہ نام ایک موضع
کا ہی ایک منزل مکے سے کہ ناگہان آئی ایک عورت یہان تک کہ نزدیک پونہچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس بچھادی آپنے اوسکے لیے چادر مبارک اپنی پس بیٹھہ گئی وہ اوسپر پس کہا مینے یعنی بعضے لوگون
سے کہ کون ہی یہ پس کہا اونھون نے کہ یہ مان ہی حضرت کی کہ جسنے دودھ پلایا تھا آپ کو ف
یعنی دایہ حلیمہ تھین اور ثویبہ ابو لہب کی لونڈی نے بھی دودھ پلایا تھا آپ کو ابتدا مین اور اختلاف
ہی ان دونون کے اسلام مین اور اسیطرح حلیمہ کے خاوند کے اسلام مین ع

حدیث غار

ف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما ثلثة نفر یتماشون اخذھم المطر
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا اونکو بڑے مینھہ نے
پس گئے وہ طرف ایک غار کے کہ پہاڑ مین تھا پس گرا غار کے مونہہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ مین سے
پس بند کردیا اوسنے مونہہ غار کا پس کہا اونھون نے آپسمین کہ دیکھو ان نیک اعمال کو کہ کیے ہین
تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنی نہ از راہ ریا اور اور غرض کے پس دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھہ وسیلے اون
عملون کے امید ہی کہ کھولدے اللہ تعالی اوس پتھر کو پس کہا ایک نے اونمین سے کہ یا الٰہی تحقیق تھے واسطے
میرے مان باپ بوڑھے بڑے اور حال انکہ تھے میرے بچے چھوٹے اور تھا مین چراتا بکریان کہ خرچ کرون
دودھ اونکا اوپر پس جب کہ شام کو آتا مین اون بچون کے پاس اور دودھ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتھ
مان باپ اپنے کے پلاتا مین اونکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقا ایکدن دور لے گئے مجکو درخت مینی

ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کے تھے دور پڑے پس دور چلا گیا مین چرانے کو پس نہ آیا مین گھر مین یہانتک
کہ شام ہو گئی پس پایا مینے ماں باپکو کہ سو رہے پس دودھ دوہا مینے جیسا کہ تھا دوہتا پس لایا مین باسن
دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا مین ماں باپ کے سر کے پاس اس حال مین کہ مکروہ جانا مینے جگانا
اونکا اور مکروہ جانا مینے یہ کہ دون مین بچون کو پہلے اونسے اور بچے روتے اور چلاتے تھے مارے بھوک کے
میرے پانوُن کے پاس پس یہی رہا حال میرا اور حال اونکا یعنی ماں باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے
تھے اور مین کھڑا تھا یہانتک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق مینے کیا یہ واسطے محض طلب رضا
تیری کے تو کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر مین سے کھولنا کہ دیکھین اوس کشادگی سے آسمان کو
پس کھولدیا اللہ تعالی نے واسطے اونکے یہانتک کہ دیکھا اونھون نے آسمان کہا دوسرے نے یا آلہی
تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا مین اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنے مردون کے عورتون کو پس
طلب کیا مینے طرف اوسکے نفس اوسکے کو یعنی خواہش کی مینے اوسکی صحبت کرنے کی پس بھیجا مینے اوسکے
بلانے کے لیے پس انکار کیا اوسنے یہانتک کہ لاوُن مین اوسکے پاس سو دینار پس کسب و کار کیا مینے
یہانتک کہ بہم پونہچائے مینے سو دینار پس ملا مین اوس سے ساتھ اون دینارون کے پس جب
بیٹھا مین درمیان دونون پانوُن اوسکے کے یعنی جماع کے لیے کہا اوسنے ای بندے اللہ کے ڈر اللہ سے
اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنی بازالہ بکارت نکر پس اوٹھ کھڑا رہا مین اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کے
چھوڑ دیا مینے اوسکو یا آلہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا مینے یہ واسطے طلب رضا مندی تیری کے تو کھولدے
واسطے ہمارے اس پتھر سے پس کھولی واسطے اونکے اللہ تعالی نے اور کشادگی اور کہا تیسرے نے
یا آلہی تحقیق مینے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بعوض فرق چانول کے پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا نے مجکو حق
میرا پس پیش کیا مینے اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس سے
پس ہمیشہ رہا مین زراعت کرتا اون چانولون کی یہانتک کہ جمع کیے مینے اوس سے یعنی حاصل زراعت
سے بیل اور چرانیوالے اونکے پس آیا میرے پاس مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور ظلم
مجپر ہو دے مجکو حق میرا پس کہا مینے جا تو طرف ان بیلون کے اور چرانے والون اونکے کہ حق تیرا ہی
پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجسے پس کہا مینے تحقیق مین نہین ہنسی کرتا تجسے پس لے تو
ان بیلون کو اور چرانے والون انکے کو پس لیا اوسنے اونکو اور لے گیا سبکو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ

تحقیق کیا مینے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ تعالی نے اون سے

ف بیل اور چرانے والے اوسکے یعنی غلام اور اس روایت مین ذکر بیل اور چرانے والون کا کیا
باعتبار اکثر اور اغلب کے والا ایک روایت مین آیا ہی کہ اوسکی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا
مینے تا آنکہ بہت ہوئے اموال قسم اونٹ اور بیل اور بکریوں اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے حالت سختی اور کرب مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے دعا اونکی قبول کی
اس سے اور آنحضرت نے اوسکو اس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے خبر دی ہی اور اگر مستحب
نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی فضیلت سلوک کرنے کی مان باپ سے اور ترجیح دینی اونکو سب اہل
و اولاد پر اور احتراز کرنا اونکی محنت و مشقت سے اور مد نظر رکھنا اونکے راحت و آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہی خصوصاً جگہہ ادب و تعظیم کے مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور
معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً وقت قدرت
کے اور نہونے مانع کے اور خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور و شور اوسکا غالب تر
اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر آور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف غیر کے
مال مین بغیر اذن اوسکے کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اوسکے جیسا کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی
کا جائز ہی اور موقوف ہی مالک کی اجازت پر اور بعد اوسکی اجازت کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ
عہد نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی امر خوب اور پہنچانے والے ہین قرب و کرامت کو نزدیک
حق کے اور معلوم ہوا کہ دعا بندے کی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی
تنگی محنت و ابتلا سے ہی اور معلوم ہوا کہ کرامت اولیا کی حق ہی جیسے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ع ح

ف تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینے یہ کہ جہاد کو جاون
مین اور تحقیق آیا مین کہ مشورہ کرون آپ سے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے مان کہا کہ ہان فرمایا لازم پکڑ
اوسکو فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا یعنی اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پانون اوسکے کے ہی ف
یعنی مان کے پانون کے پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث در آنے کا ہی بہشت مین اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت
خضوع و تذلل سے کہ حکم کیا ساتھ اوسکے اولاد کو وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ع ح ہ
ف ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی حق مان باپ کا اوپر اولاد اونکی کے فرمایا

ف نہیں ہے خلاف بیچ مقبولیت دعا ولی وغیرہ کے سوا ئے کافر کے اور اسمین اختلاف ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ اوسکی بھی دعا دنیا مین قبول ہوتی ہی [illegible] ع ح ف [illegible] اور [illegible]

هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ یعنی وہ دونون جنت ہین تیری اور دوزخ ہین تیری **ف** یعنی جنت اونکا
رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت مین اور رنج کرنا نافرمانی کا کہ باعث ہی داخل ہونیکی دوزخ مین ﷺ ح
ك تحقیق بندہ کہ مرتے ہین ماں باپ اوسکے یا ایک اونمین سے اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ
اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پھر ہمیشہ رہتا ہی بندہ دعا کرتا واسطے اونکے اور استغفار کرتا واسطے اونکے
یہان تک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار **ف** یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کے لیے بعد از مرنے
اونکے کے وہ فائدہ رکھتا ہی کہ اگر ناراض گئے ہون وہ تو بھی حق تعالی اونکو راضی کر دیگا اوس سے
اور لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والون کے ساتھ ماں باپ کے اور رضاجویون اونکے کے ﷺ ح
ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ فرمان برداری کرنے والا
ہی خدا تعالی کی بیچ حق ماں باپ اپنے کے یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ثابت ہین
اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ایک ہو ماں باپ مین سے یعنی اطاعت کیا گیا
پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ نافرمانی کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق
ماں باپ کے صبح کرتا ہی اس حال مین کہ کھلے ہین اوسکے لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ایک ہی ماں
باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکے اوپر
ظلم کرین فرمایا اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر **ف** تین بار
فرمایا واسطے تاکید و مبالغے کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہی نہ دینیہ مین اسلیے کہ فرمان برداری ماں
باپ کی اگر مخالف دین کے ہو تو روا نہین اور اس سے معلوم ہوا کہ چونکہ اطاعت و معصیت والدین
کی بموجب فرمودہ حق کے ہی حقیقت مین اطاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی ﷺ ح
ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے
طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کے اون دونون مین سے دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہی
اللہ تعالی واسطے اوسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے
اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز
سے کہ تمہارے گمان مین ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ﷺ ح
ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام گناہ یعنی سوائے شرک کے بخشتا ہی اللہ تعالی

اونہین سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی
نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے کے ف یعنی نافرمانی کرنے والے کی زندگانی مین پہلے
مرنے اوسکے کے اور ممکن ہی یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے اونکے کے اور بہر صورت
عذاب آخرت بھی باقی رہیگا پھر احتمال ہی یہ کہ ہون بیچ حکم انکے کے تمام حقوق بندون کے اس لیے
کہ مثل اس وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے بھی اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ
ہی اوپر نافرمانی کرنے ماں باپ کے ھج ع ☆

ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ
عَلٰى وَلَدِهٖ ھ یعنی حق بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر مانند حق باپ کے ہی اوپر بیٹے اپنے کے ☆

ل اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا
یعنی اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس باز رہو ☆

ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ
وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَ
يُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ نَفَثَ فِيْ
رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا
فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهٗ
لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ یعنی ای لوگون نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف
جنت کے اور دور کرے تمکو دوزخ سے مگر تحقیق جو حکم کیا ہی مینے تمکو ساتھ اوسکے اور نہین کوئی چیز
کہ نزدیک کرے تمکو دوزخ سے اور دور کرے تمکو بہشت سے مگر تحقیق جو منع کیا مینے تمکو اوس سے اور
تحقیق روح الامین یعنی جبرئیل نے پھونکا دل میرے مین یعنی وحی خفی لائے کہ تحقیق کوئی نفس ہرگز
نہین مریگا یہان تک کہ پورا لے رزق اپنا ف ۲ آگاہ ہو پس ڈرو اللہ سے اور میانہ روی کرو
طلب مین ف ۳ اور نہ باعث ہو تمکو دیر کرنے ہونا رزق کا یہ کہ طلب کرو اوسکو اللہ کے گناہون سے پس
تحقیق نہین ہاتھ آتی ہی وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ہی یعنی رزق حلال مگر ساتھ طاعت اوسکی کے ☆

ل فرمایا اللہ تعالی نے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

ف ۱ یعنی معنا مین متعلق احکام دینی کے ہین باعتبار احکام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حکم کو بجا لانا اللہ کے اور امر کو بجا لانا ہی بموجب من یطع الرسول فقد اطاع اللہ [illegible]

ف ۲ [illegible] یعنی صبر کرو [illegible]

ف ۳ یعنی [illegible]

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۞ یعنی ای ایمان والو فرمانبرداری کرو اسد تعالی کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور اونکی کہ صاحب حکم کے ہین تم مین سے یعنی حاکم اور علما اور خاوند وغیرہم بشرطیکہ خلاف شرع حکم نکرین پس اگر خلاف کرو تم کسی چیز مین تو پھیرو تم اوسکو طرف اسد کے یعنی اوسکی کتاب کے اور طرف رسول اوسکے کے یعنی اونکی زندگانی مین اور بعد اونکے اونکی سنت کی طرف اگر ایمان رکھتے ہو تم ساتھ اسد کے اور دن آخرت کے یہ بہتر ہی اور بہت خوب ہی از روے مآل کار کے ۞ ۞

ک فرماتا ہی اسد تعالی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہہ ای محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اسد کو تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اسد تعالی ۞

ک فرماتا ہی اسد تعالی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی قسم ہی تیرے رب کی نہین مومن ہونگے لوگ یہان تک کہ حکم بدین تجھکو اوس چیز مین کہ اختلاف کرین آپسمین پھر نہ پاوین اپنے دلون مین تنگی اوس چیز سے کہ حکم کریگا تو اور تابعدار ہون تیرے حکم کے تابعدار ہونا ۞

ک اور فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی اور جو کہ فرمانبرداری کرتے ہین اسد کی اور رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہی اسد نے اونپر کہ وہ نبی ہین او صدیق او شہدا او صالحین ۞

ک اور فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرتا ہی رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اسد کی ۞

ک اور فرمایا يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ یعنی دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اونھون نے اور نافرمانی کی ہی رسول کی کہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنی ہو جاوین مٹی مانند زمین کے بسبب شدت ہول اوس دن کے جیسے کہ اور آیت مین ہی وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا

ک اور فرمایا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى یعنی سب امت میری

ع اور کہیگا کافر اے کاش کہ ہوتا مین مٹی

ع رواہ البخاری ۱۲

داخل ہوگی جنت مین مگر جسنے انکار کیا عرض کیا گیا کسنے انکار کیا فرمایا کہ جسنے اطاعت کی میری داخل
ہوا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق انکار کیا ١٢

ك اور فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ یعنی نہین پورا مؤمن
ہوتا ایک تمہارا یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع واسطے اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام و شریعت

ك اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یَا بُنَیَّ اِنْ
قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَیْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَ
ذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ
یعنی ای چھوٹے سے بیٹے میرے اگر قدرت رکھے تو یہ کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اس حال مین کہ نہو تیرے
دل مین کدورت و نفاق کسیکی طرف سے تو کر پھر فرمایا ای بیٹے میرے اور یہ صاف رہنا میری سنت سے
ہی اور جسنے دوست رکھی سنت میری پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے جنت مین

ك اور فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ
یعنی نہین پورا مؤمن ہوتا ایک تمہارا یہان تک کہ ہوؤن مین بہت دوست طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور فرزند اوسکے سے
اور سب لوگون سے ١٢

ك اور فرمایا مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ
رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْیَوْمَ لَکَثِیْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ
بَعْدِيْ یعنی جسنے کھایا حلال اور عمل کیا موافق سنت کے اور امن مین رہے لوگ ہلاکت و آفت اوسکی سے
داخل ہوگا جنت مین یعنی سابقین کی جماعت کے ساتھ پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ
تحقیق یہ کام آج کے دن یعنی ہمارے زمانے مین بہت ہی لوگون مین یعنی بعد اسکے کیا حال ہوگا فرمایا ہان
اس زمانے مین تو بہت ہی اور قریب ہی کہ ہوگا اون لوگون مین کہ بعد میرے پیدا ہونگے یعنی منقطع
نہین ہونے کی خیرات میری سے بالکل اگرچہ تفاوت ہو قلت و کثرت کا اور اخیر زمانے مین بھی لوگ متقی ہونگے ١٢

ك وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِیْلًا یعنی پاس بھی نہ پھٹکو زنا کے
کہ بلاشبہہ وہ ہی بیحیائی اور بری راہ ١٢

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ

رواہ الترمذی ١٢

رواہ البخاری ومسلم

رواہ الترمذی ١٢

وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّبٰوا إِلَّا أُخِذُوا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرُّشَا إِلَّا أُخِذُوا بِالرُّعْبِ[۵۱] یعنی نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہو اوسمین زنا مگر کہ پکڑے جاتے ہین ساتھ عذاب قحط کے اور نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا اوسمین رشوت مگر کہ پکڑے جاتے ہین ساتھ خوف[۵۲] کے ۱۲

لـ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرماتے ہین وہ مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَى الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَى فِيهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ یعنی نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر کہ ڈالتا ہے اللہ اونکے دلمین خوف اور نہین پھیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ کثرت ہوتی ہے اوسمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہے اونسے رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پھیلتا ہے اوسمین کشت وخون اور نہین عہد شکنی کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہے اونپر دشمن[۵۳] ۱۲

لـ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ کرے کام قوم لوط کا یعنی اغلام روایت کیا اسکو رزین نے اور اونکی ایک روایت مین ابن عباس سے ہے کہ حضرت علی رضہ نے جلا دیا فاعل ومفعول کو اور حضرت ابو بکر رضہ نے ڈھا دی اونپر دیوار ۱۲

لـ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا یعنی نہین دیکھیگا اللہ تعالی عز وجل نظر رحمت سے طرف اوس شخص کے کہ بدفعلی کرے مرد سے یا عورت سے اوسکی دبر مین[۵۴] ۱۲

لـ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت مین کہ گرد اونکے ایک جماعت تھی اصحاب سے بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ یعنی بیعت کرو مجھسے یعنی عہد کرو اسپر کہ

[۵۱] فی کتاب الحدود من المشکوۃ

[۵۲] بروایت احمد ۱۲ یعنی جب رشوت [illegible] لاتو نہین چلتی [illegible] حکام اوسکا جب [illegible] خوف ۱۲ منہ

[۵۳] [illegible] مشکوۃ [illegible] باب تغیر الناس مین ہے ۱۲

[۵۴] یعنی الروایتین فی کتاب الحدود من المشکوۃ ۱۲

[۵۵] متفق علیہ

نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی
کے ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ اوٹھاؤ بہتان کہ باندھلیا ہو تمنے اوسکو درمیان ہاتھون اور پانون کے
یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اوسکی
اوپر اللہ کے ہی اور جو پونہچا انمین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچھ کر بیٹھا سوائے شرک کے پس
سزا دیا گیا بسبب اوسکے دنیا مین یعنی جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوائے انکے پس وہ کفارہ ہی واسطے
اوسکے یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ سے بسبب اوسکے اور جو کہ پونہچا انمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اوسکو اللہ تعالی
نے یعنی ظاہر نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے بخشے اوس سے اور اگر چاہے
سزا پونہچاوے اوسکو پس بیعت کی ہمنے حضرت سے ان چیزون پر **ف** مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ اگر چاہے
اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہے بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہین ہوتی ہی

ك عرض کیا ایک شخص نے کہ ای رسول خدا کے کونسا گناہ بہت بڑا ہی نزدیک اللہ کے فرمایا
اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ یعنی ٹھہراوے تو کسیکو واسطے خدا کے شریک حال انکہ اوسی نے
پیدا کیا تجکو کہا اوسنے پھر کونسا ہی فرمایا اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ یعنی یہ کہ
مار ڈالے تو اولاد اپنی کو اس ڈر سے کہ کھاوے ساتھ تیرے کہا اوسنے پھر کونسا ہی فرمایا اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ
جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الآيۃ یعنی یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسایے کی بیوی سے
پس نازل کی اللہ تعالی نے مطابق اسکے یہ آیت اور جو لوگ کہ نہین پکارتے ساتھ اللہ کے معبود اور کو اور
نہین مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی بحکم شرع جیسے حد یا قصاص مین
مارتے ہین اور زنا نہین کرتے تا آخر آیت **ف** یہ آیت سورہ فرقان مین ہی اسمین برائی زنا کارو
وغیرہ کی ہی اور عذاب ہونا اسپر مذکور ہی اور مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑے گناہ ہین لیکن اولاد کو
مارنا اور ہمسایے کی بیوی سے زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہین اور ملا علی قاری نے ان تدعو للہ ندا
کی شرح مین لکھا ہی کہ اللہ کی عبادت مین کسیکو شریک کرے یا پکارنے مین یعنی جیسے یا اللہ کر کر پکارتے
ہین اسی طرح اور کو بھی پکارے کہ یا فلانے ہماری یہ حاجت بر لا کبیرہ گناہ ہی بچے اس سے آور رسم تھی
ایام جاہلیت مین کہ محتاجگی کے ڈر سے اولاد کو مار ڈالتے تھے کہ کھلانا پلانا پڑیگا اوس سے بھی منع فرمایا

۹۷ متفق علیہ

فائدہ تعریف و اقسام شرک

اور جاننا چاہیے اے بھائیو کہ شرک سے ہر کسیکو پرہیز کرنا لازم ہی کہ مدار ساری عبادتون کا اسی پر ہی یعنی شرک کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہی جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ یَّشَآءُ یعنی اللہ تعالی شرک کو نہین بخشتا اور سوائے شرک کے اور گناہ جسکے لیے چاہتا ہی بخشدیتا ہی اسلیے تعریف اور اقسام شرک کے کتابون معتبر سے مع نام کتابون کے بیان ہوتے ہین خوب تامل کرے اسمین اور بچے انسے شرح عقائد مین ہی کہ شرع مین شرک اسکو کہتے ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیت مین یعنی واجب الوجود جانے جیسے کہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسے کہ بت پرست کرتے ہین اور شرع مین شرک بمعنی کفر کے بھی آتا ہی جیسے کہ حضرت شیخ عبد الحق نے مشکوۃ کی شرح مین انھین دونون قسمون کو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکھا ہی کہ مراد شرک سے یہان کفر ہی اور اسی طرح خیالی مین ہی اور یہی عصمت اللہ رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ شرک شرع مین اسکو کہتے ہین کہ جو صفتین خاص باری تعالی کی ہین وہ اوسکے غیر مین ثابت کرے یعنی جیسے علم اللہ تعالی کو ہر چیز کا ہی اور کا علم بھی ویسا جانے یا جیسے اللہ تعالی کو قادر جانتا ہی ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانے یا جیسے وہ تصرف رکھتا ہی عالم مین ساتھ ارادے اپنے کے ویسے اور کو بھی جانے مثلاً کسیکو جانے کہ اوسنے مجھے شاباش کہی تھی اوس سے معیشت فراخ ہوگئی یا فلانے نے پھٹکار کی تھی اوس سے مین بیمار یا بدبخت ہوگیا اور بعضے کبیرہ گناہون کو بھی شرع مین شرک کہا ہی اونسے بھی نہایت دور رہے جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ مَنۡ حَلَفَ بِغَیۡرِ اللّٰهِ فَقَدۡ اَشۡرَكَ یعنی جسنے سوائے اللہ کے اور کی قسم کھائی اوسنے ضرور شرک کیا یا آیا ہی اَلطِّیَرَۃُ شِرۡكٌ یعنی شگون بد لینا شرک ہی یا آیا ہی اِنَّ یَسِیۡرَ الرِّیَآءِ شِرۡكٌ یعنی تھوڑا سا ریا بھی شرک ہی یا آیا ہی اَلتِّوَلَۃُ شِرۡكٌ یعنی جو عورت خاوند کی محبت کے لیے ٹوٹکا کرے شرک ہی اور بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین لکھی ہین کہ جو لوگ سوائے خدا کے اورون کو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا کرتے ہین وہ بہتیرے ہین ازانجملہ وہ لوگ ہین کہ ذکر مین اورون کو ہمسر خدا کا کرتے ہین اور نام اورون کا مانند نام خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلاً اوٹھتے بیٹھتے مین مثل نام خدا کے اونکا نام لیتے ہین اور ازانجملہ وہ ہین کہ نام رکھتے ہین بندۂ فلان اور عبد فلان اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہین اور ازانجملہ وہ ہین کہ ذبح غیر خدا کے لیے کرتے ہین اور اونکی منتین مانتے ہین اور ازانجملہ وہ ہین کہ دفع

ف

مولوی رشید الدین خان صاحب نے غلام فلان کو بھی اقسام شرک سے لکھا ہی مثلاً غلام نبی یا غلام محی الدین وغیرہ

بلاؤنکے لیے اور اونکو پکارتے ہین یا حاصل کرنے منافع مین اور اونکی طرف رجوع کرتے ہین آور ازانجملہ
وہ ہین کہ خدا کے نام کے ساتھہ اور اونکو علم و قدرت مین برابر کرتے ہین جیسے کہ کہے ماشاء اللہ و شئت
یعنی جو کچھ خدا چاہے اور تم چاہو وہ ہوگا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کہا تھا
اوسکو فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ مَاشَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ یعنی جو کہ اللہ چاہیگا وہی ہوگا
تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال
مشرکون اور بت پرستون کے ہین اونسے بھی پرہیز کرنا لازم ہی جیسے لوگ روبرو علما اور بادشاہون
وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین کرنے والے اس فعل کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونون گنہگار ہوتے ہین
کیونکہ یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہی اسلیے کہ مشابہ بت پرستی کے ہی کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر
بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہی اور اگر بطور تحیہ یعنی ادب کے ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہی کذا فی الدر المختار
ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا شیرین و سبز ہی اور اللہ تعالی نے خلیفہ کیا ہی تمکو اوسمین پس
دیکھتا ہی کہ کیسے عمل کرتے ہو فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَالنِّسَآءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَۃِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ کَانَتْ فِی
النِّسَآءِ روایۃ مسلم یعنی پس ڈرو تم دنیا اور عورتون سے اسلیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا تھا
عورتونمین نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس فتنے کے بیان مین بعض شارحین حدیث نے یون لکھا ہی کہ
بلعم بن باعورا ایک شخص بنی اسرائیلون مین سے یا کنعانیون مین سے تھا رہنے والا شہر جبارون یا شہر بلقا کا
اسم اعظم جانتا تھا اور مجاب الدعوات تھا جسوقت کہ موسی علیہ السلام ساتھہ قصد جنگ جبارون کے
ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کے اوترے تو قوم بلعم کی اوسکے پاس آئی اور کہا کہ موسی ساتھہ
لشکر بہت کے ہمارے نکالنے اور قتل کرنے کے لیے آیا ہی دعا کر کہ ہمسے پھر جاوے بلعم نے کہا کہ جو کچھ
کہ مین جانتا ہون تم نہین جانتے پیغمبر خدا پر اور مومنون پر کیونکر بد دعا کرون اور اگر کرون تو دنیا اور
آخرت میری دونون برباد جائین اوسکی قوم نے بہت منت سماجت کی اوسنے کہا کہ خیر طلب خیر کی خدا سے
کرتا ہون مین دیکھون کیا حکم ہوتا ہی اور وہ بدون طلب خیر کے کوئی کام نہین کرتا تھا جب طلب خیر کی اوسنے
کی تو خواب مین دیکھا کہ پیغمبر اور مومنون پر کیونکر بد دعا کرتا ہی بلعم نے اپنی قوم سے یہ خواب بیان کیا اوسکی قوم
تحفے اوسکے لیے لائی اور بہت عجز و الحاح اور تکرار اور تضرع و زاری کی حتی کہ اوسکو فتنے مین ڈالا بلعم بقصد
دعا کے اپنے گدھے پر سوار ہوکر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کے کہ مشرف تھا حضرت موسی کے لشکر پر

راہ مین کتنی بار گدھا اوسکا زمین پر گرا اور بہت مار پیٹ کر اوسکو کھڑا کرتا تھا آخر الامر گدھا اوسکا اذن الٰہی سے بولا کہا او اے نجکو ای بلعم نہین دیکھتا تو کہ کہان جاتا ہی ملائکہ آگے میرے آکر مجکو پھیرتے ہین بلعم نے گدھے کو چھوڑکر پیادہ پا پہاڑ کے اوپر چڑھا اور دعا کی جو کلمہ بد کہ بنی اسرائیل کے حق مین زبان سے نکالنا چاہتا تھا قدرت حق سے بجاے بنی اسرائیل کے نام بلعم کی قوم کا جاری ہوتا تھا اوسکی قوم نے کہا کہ ہمپر دعاے بد کرتا ہی تو اوسنے کہا کہ حق تعالی مجپر اسکو غالب کرتا ہی یعنی مین ناچار ہون بے اختیار میری زبان سے نام قوم کا نکلتا ہی پھر زبان اوسکی اوسکے مونہہ سے نکلکر اوسکے سینے پر پڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرت میری گئی گذری اب کچھ حیلہ کرنا چاہیے اور وہ یہ ہی کہ اپنی عورتون کو آراستہ کر کراشیا اونکے ہاتون مین دیکر بنی اسرائیل کے لشکر مین بحیلہ بیچنا اون اشیا کے بھیجو اور اونکو حکم کرو کہ اگر کوئی بنی اسرائیل سے کسی عورت کو بلاوے تو انکار نکرے اگر ایک بھی زنا مین گرفتار ہوگا تو مہم تمہاری فتح ہو جائیگی قوم بلعم نے ایسا ہی کیا جب عورتین اونکی بنی اسرائیل کے لشکر مین آئین تو ایک عورت کستی بنت صور نام کنعانیہ آگے ایک مرد کے امیرون بنی اسرائیل کے سے کہ زمر بن سلوم نام تھا اور رئیس تھا گروہ شمعون کا گذری اور وہ اوس عورت کو دیکھکر فریفتہ جمال اوسکے کا ہوا اور ہاتھ اوس عورت کا پکڑکر حضرت موسی علیہ السلام کے آگے لے گیا اور کہا کہ اسکو مجپر حرام کہتے ہو موسی علیہ السلام نے فرمایا ہان حرام ہی ہرگز اسکے پاس نجا زمر نے کہا کہ اس امر مین مطیع تیرا نہین ہونے کا اور اوس عورت کو اپنے خیمے مین لیجاکر اوسکے ساتھ زنا کیا حق تعالی نے اوسکی شامت سے طاعون یعنی وبا اوپر لشکر بنی اسرائیل کے بھیجی کہ ایک ساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہوئے فنحاص بن العیزار بن ہارون مرد قوی اور داروغہ حضرت موسی کا تھا اس امر سے خبر پاکر حربہ اپنا لے کر زمر کے خیمے مین آکر اوسکو اور اوس عورت کو ایک حربے سے مارا اور کہا الٰہی ہمکو بسبب معصیت اس شخص کے ہلاک کرتا ہی تو اوسی وقت سے طاعون رفع ہوا تمام ہوئی یہ حکایت اور یہ تفسیر بحر العلوم مین معالم سے نقل کی ہی اب یہ جگہہ غور کی ہی کہ اسکو سنکر مرد و عورت عبرت پکڑین کہ ایک زنا کی شامت سے کیا کچھ ہوا کہ ستر ہزار آدمی مرے

چہ جائیکہ جہان ہزارون زنا ہون فقط

خواب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ایک روز بعد از نماز فجر کے کہ دیکھا ہی آجکی رات یعنی خواب مین دو شخصون کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونون نے ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنی شام کے پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا ہی اور ایک شخص کھڑا ہی اوسکے

ہاتھ مین آنکڑا ہی لوہے کا داخل کرتا ہی اوسکو بیٹھے ہوئے کے کلّے مین اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ
پہونچتا ہی چیرا وگُدّی او سکی تک پھر کرتا ہی ساتھ کلّے دوسرے اوسکے کے مانند اسی کے یعنی آنکڑے
سے گُدّی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلّہ اوسکا وہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسی کے یعنی ہر بار کلّے چیرتا
ہی اور جب ملجاتے ہین پھر چیرتا ہی ہر بار یونہی کرتا ہی آنحضرت فرماتے ہین کہ کہا مینے اون دو شخصون سے کہ
کیا ہی یہ کہا اون دونون شخصون نے چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے ہین تعبیر اوسکی
معلوم ہوجائیگی پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک شخص پر کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا
اوسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہی ساتھ
اوسکے سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لُنڈھجاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ طرف اوس پتھر کے تاکہ لاوے
اوسکو یعنی مارنے کے لیے پس نہین پھرتا طرف اوسکے یہان تک کے مل جاتا ہی سر اوسکا اور ہوجاتا ہی سر اوسکا جیسا
کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اوسکے اور مارتا ہی اوسکو پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون شخصون نے چلے چلو
پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے اوپر اوسکا تنگ تھا اور نیچا اوسکا
کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹھتی آگ اوپر اوٹھتے آدمی کہ تھے آگ مین یہان تک کہ
قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑین اوس سے پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اوسمین اور اوس
آگ مین تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون نے کہ چلے چلو پس
چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اوسمین ایک شخص تھا کہ آگے اوسکے پتھر
رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ تھا بیچمین نہر کے پس جسوقت ارادہ کرتا ہی یہ کہ نکلے پھینکتا ہی وہ شخص کہ
کنارے پر تھا پتھر اوسکے مونہہ پر پس پھیر دیتا ہی اوسکو جس جگہہ تھا پس جب آتا ہی وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہی
کنارے والا اوسکے مونہہ پر پتھر پس پھرتا ہی اوسی جگہہ جیسا کہ تھا پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون نے
چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کے اوسمین تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین
ایک بوڑھا ہی اور لڑکے اور ناگہان وہان ایک اور شخص ہی نزدیک درخت کے آگے اوسکے آگ ہی کہ جلاتا ہی اوسکو
پس لے چڑھے مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ تھا بیچون بیچ درخت کے نہین دیکھا
مینے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمین کتنے مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر نکالا اون دونون
نے مجکو اوس گھر سے اور لے چڑھے مجکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا

اور افضل تھا پہلا گھر سے اوسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مینے واسطے اون دونون کے کہ تحقیق تمنے
بہت پھرایا مجکو آجکی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز سے کہ دیکھی مینے کہا اون دونون نے کہ ہان خبر دیتے ہین
ہم آپ پر وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو کہ چیرے جاتے ہین کلّے اوسکے پس وہ شخص جھوٹا ہی بولتا ہی جھوٹ پس
نقل کیجاتی ہین جھوٹی باتین اوس سے یہان تک کہ پہونچتی ہین اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتھ
اوسکے جو کچھ کہ دیکھا تمنے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی کہ
سکھلایا اوسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی توفیق دی اوسکو قرآن کے سیکھنے کی پس سو رہا اوس سے رات کو
اور نہ عمل کیا دن کو موافق اوس چیز کے کہ قرآن مین ہی کیجاتی ہی ساتھ اوسکے وہ چیز کہ دیکھی تمنے قیامت تک
اور وہ کہ دیکھے تمنے تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ
بوڑھا کہ دیکھا تمنے اوسکو درخت کی جڑ مین ابراہیمؑ ہین اور لڑکے گرد اونکے پس اولاد ہین آدمیون کی اور
وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اوسمین گھر ہی عام مومنین کا
یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام مومنین ہونگے اور یہ گھر پس گھر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون
اور یہ میکائیل ہین اور اوٹھاؤ تم سر اپنا پس اوٹھایا مینے سر اپنا پس ناگہان اوپر میرے مانند ابر کے تھا
یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کے کہا اون دونون نے کہ ہی یہ مکان
آپکا کہا مینے کہ چھوڑ دو مجکو کہ داخل ہوؤن مین اپنے مکان مین کہا اون دونون نے کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر
تمہاری نہین پورا کیا تمنے اوسکو پس اگر پورا کروگے تم اوسکو داخل ہوؤگے اپنے مکان مین نقل کی
یہ بخاری نے **ف** سو رہا اوس سے رات کو الخ یعنی نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو اوسپر عمل نکیا
عمل قرآن پر رات و دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب
مین عمل کرنا ساتھ تلاوت اوسکی کے ہی مخصوص کیا ساتھ اوسکے اور عمل ساتھ اوامر و نواہی قرآن کے
متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے یہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہی اور ملا علی قاری رح نے
لکھا ہی باوجودیکہ بڑی نعمت ملی تھی یعنی علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہوکر سو رہا اور یہ بعض اوقات
باعث بھول جانے کا ہوتا ہی اور وہ کبیرہ ہی اور نتھا عمل کرنے والا اوامر و نواہی قرآن پر باوجودیکہ مراد
نزول قرآن سے عمل ہی چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہی کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہی
قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے ہمیشہ قرآن پڑھا اور عمل نکیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی

اور شہیدون کا یعنی مؤمنین خاص گا گروہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی
کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونون پر ۱۲ منہ

قف بیان دیوث

ك آدمی کو چاہیے کہ اپنے اہل و عیال کو بُرے کامون سے باز رکھے کہ از انجملہ زناکاری اور چیٹی بازی وغیرہ ہین جو کوئی روا رکھے اپنے گھر والون مین بیحیائی اور گناہ کی باتین وہ دیوث ہی کہ جسکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ یعنی تین شخصون پر اللہ تعالی نے جنت حرام کی ہی ایک تو ہمیشہ شراب پینے والا اور دوسرا نافرمان مان باپ کا اور تیسرا دیوث جو کہ روا رکھے اپنے اہل و عیال مین ناپاکی کو

رواہ احمد والنسائی

ف اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین روا رکھے ناپاکی کو یعنی زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار و بے پردگی وغیرہ کے اور انھین کے حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینے شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند انکے کے یعنی اگر مثلا بیوی کو دیکھے شراب پیتے یا ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نکرے تو وہ بھی دیوث کے حکم مین ہی اسلیے کہ کہا طیبی نے کہ دیوث وہ ہی کہ دیکھے اپنے اہل مین چیز بُری اور نہ غیرت کرے اوپر اور نہ منع کرے اونکو اوس سے یہ ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر والون کو تمام بیحیائی اور گناہون کی باتون سے منع کرنا چاہیے پس جو کہ زناکاری اور چیٹی بازی کو روا رکھے اپنے گھر والون مین اوسکا دیوث ہونا تو ظاہر ہی اور جو کہ اپنے گھر والون کے لیے ترک صوم و صلوۃ وغیرہما فرائض کو اور بے پردگی اور خلا ملا رہنے کو اور ہمکلام ہونے کو ساتھ اجنبیون کے اور ڈھولک بازی اور شطرنج و سدو کھیلنے اور شادی غمی خلاف شرع مین جانے کو اور بُری باتون کو روا رکھے وہ بھی دیوث کے حکم مین ہی عیاذا باللہ منہ

ك فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عَشَرَةُ اَصْنَافٍ مِّنْ اُمَّتِيْ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ تَابَ اَوَّلُهُمُ الْقَلَّاعُ وَالْجَيُّوْفُ وَالْقَتَّاتُ وَالدَّبُّوْبُ وَالدَّيُّوْثُ وَصَاحِبُ الْعَرْطَبَةِ وَصَاحِبُ الْكُوْبَةِ وَالْعُتُلُّ وَالزَّنِيْمُ وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ یعنی دس قسم امت میری سے نہین داخل ہونگے بہشت مین مگر جسنے توبہ کی پہلا اونکا قلاع ہی اور جیوف اور قتات اور دبوب اور دیوث اور صاحب عرطبہ اور صاحب کوبہ اور عتل اور زنیم اور نافرمان اپنے مان باپ کا کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی قلاع فرمایا وہ شخص کہ چلے آگے امیرون کے اور کہا گیا کون ہی جیوف فرمایا کفن چور ہی

اور کہا گیا کون ہی قتات فرمایا چغل خور اور کہا گیا کون ہی دیوب فرمایا وہ شخص کہ اکھٹا کرے اپنے گھر
مین لونڈیان بدکاری کے لیے اور کہا گیا کون ہی دیوث فرمایا وہ شخص کہ غیرت نکرے اپنے اہل پر یعنی
درصورت بدکاری کرنے کے اور کہا گیا کون ہی صاحب عرطبہ فرمایا وہ شخص کہ بجاوے طبل اور کہا گیا کون
ہی صاحب کوبہ فرمایا وہ شخص کہ بجاوے طنبور اور کہا گیا کون ہی عتل فرمایا وہ شخص کہ نہ بخشے گناہ یعنی
قصور کسیکا اور نہ قبول کرے عذر اور کہا گیا کون ہی زنیم فرمایا وہ شخص کہ پیدا ہوا زنا سے اور بیٹھتا ہی
شاہراہ پر اور غیبت کرتا ہی لوگون کی اور عاق مشہور ہی کہ مان باپ کے نافرمان کو کہتے ہین ۱۵
ک فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ یعنی اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے اس حال مین کہ وہ نصیحت
کرتے تھے اوسکو کہ ای بیٹے شریک نہ ٹھہرا تو اللہ کا کسیکو بیشک شریک ٹھہرانا بڑی بے انصافی ہی
ف حضرت لقمان غلام تھے حبشی حضرت داود علیہ السلام کے وقت مین اللہ نے اونکو حکمت دی
یعنی عقل کی راستہ باتین کھولین جو موافق ہون پیغمبرونکے حکم کے ۱۶
ک فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ
قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا
بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً
فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
یعنی اور ہمنے رسول بھیجے تھے بہت امتون پر تجھسے پہلے پس پکڑا ہمنے شدت فقر مین اور تکلیف مین
یعنی مرض وغیرہ مین شاید وہ گڑگڑاوین پھر کیون نہ جب پہنچا اونپر عذاب ہمارا گڑگڑائے ہوتے ولیکن سخت
ہوگئے دل اونکے پس نہ نرم ہوئے ایمان کے لیے اور اونکو بھلے دکھائے شیطان نے جو کام کر رہے تھے
یعنی گناہ پس اصرار کیا اونپر پھر جب بھول گئے یعنی نہ مانی جو نصیحت کی تھی اونکو اور ڈرایا تھا اونکو ساتھ
اوسکے قسم فقر و مرض سے کھولدیے ہمنے اونپر دروازے ہر چیز کے یعنی قسم نعمتون سے اونکے ڈھیل دینے
کے لیے یہان تک کہ جب خوش ہوئے پائی ہوئی چیز سے یعنی خوش ہونا اترانے کا پکڑا ہمنے اونکو ساتھ عذاب
کے بے خبر و ناگہان پھر تب ہی وہ رہ گئے ناامید ہر چیز سے ف یعنی گنہگار کو حق تعالی تھوڑا اسا

پکڑتا ہی اگر وہ اوڑ گڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ نہ مانی تو بھلا وا دیا اور خوبی کے دروازے
کھولے جب خوب گناہ مین غرق ہوا تو بیخبر پکڑا گیا یہ ارشاد ہی کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ پونہچے تو شتاب
توبہ کرے یہ راہ نہ تکے کہ اس سے زیادہ پونہچے تو یقین کرون ۱۲ پھر کٹ گئی جڑ اون ظالمون کی
اور سب اچھے کام اللہ کے جو رب ہی سارے جہان کا ۱۲ موضح

ل فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ ۝ یعنی تو کہہ دیکھو تو اگر آوے تمپر عذاب اللہ کا بیخبر یا روبرو یعنی رات کو یا دن کو کوئی ہلاک ہوگا مگر وہی لوگ جو گنہگار ہین ف یعنی شاید اسپر مین عذاب
پہونچ جاوے تو اگر توبہ کر چکا ہو اوس عذاب سے بچ رہے ۱۲ موضح

ل اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ یعنی اور نہ ہانک اونکو جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام چاہتے ہین اپنی عبادت سے مونہہ رب کا نہین تجپر فقرا کے حساب مین سے کچھ یعنی اگر ہو باطن اونکا ناپسندیدہ اور نہ تیرے حساب مین سے اونپر ہو کچھ کہ تو اونکو ہانک دے پھر ہووے تو بےانصافون مین
ف یعنی اگر کرے تو یہ بالفرض اور مونہہ رب کا یعنی ذات اوسکی یعنی ثواب یا قرب اوسکا اور آیا ہی
کہ قریش کے سردار نے رسول علیہ السلام سے کہا کہ ہمیشہ تمہاری مجلس مین بلال اور ابن مسعود اور مانند انکے
فقرا اور غلام ہوتے ہین ہمکو انکے ساتھ بیٹھنے سے عار و ننگ لاحق ہوتا ہی اگر انکو اپنی مجلس سے دور کرو
تو ہم تمہاری ہمنشینی کرین اور باتین قرآن اور اسلام کی سنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان
مومنون کو اپنے پاس سے نہین دور کر سکتا قریش نے کہا جسوقت کہ ہم آوین اوسوقت انکو اپنے
پاس سے اوٹھا دیا کرو اور بعد ہمارے چلے جانے کے پھر انسے ہمنشینی کیا کرو چونکہ آنحضرت کو اونکے
اسلام کی رغبت تھی آپ نے یہ بات قبول فرمائی چاہا کہ اس امر کا اقرار نامہ لکھدین حضرت علی رض کو حکم
لکھنے کا فرمایا وہ دوات قلم لائے اوسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور اقرار نامہ لکھنا موقوف رہا ۱۲ بحر

ل فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ

ع یہی سورہ انعام کا پانچوین رکوع مین ہی ۱۲

ع یعنی کافر یعنی نہین ہلاک ہونگے مگر وہی ۱۲ ح

ع جواب النفی ۱۲

ع [illegible] ۱۲ ح

ع رکوع [illegible] سورہ ابراہیم [illegible]

وَاَفۡـِٕدَتُهُمۡ هَوَآءٌ ۝ وَاَنۡذِرِ النَّاسَ يَوۡمَ يَاۡتِيۡهِمُ الۡعَذَابُ فَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ۙ نُّجِبۡ دَعۡوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمۡ تَكُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَكُمۡ مِّنۡ زَوَالٍ ۝ وَّسَكَنۡتُمۡ فِىۡ مَسٰكِنِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَتَبَيَّنَ لَكُمۡ كَيۡفَ فَعَلۡنَا بِهِمۡ وَضَرَبۡنَا لَكُمُ الۡاَمۡثَالَ ۝ یعنی اور مت خیال کر کہ اللہ بیخبر ہی اون کامون سے جو کرتے ہین بے انصاف یعنی کافر اہل مکہ کے اونکو تو چھوڑ رکھتا ہی یعنی عذاب نہین کرتا اوسدن پر کہ جسدن مینہ پتھرا جاوینگی اور اوپر لگ جاوینگی آنکھین یعنی بسبب ہول اوس چیز کے کہ دیکھینگے دوڑتے ہونگے اوپر اوٹھائے ہوئے اپنے سر پھرتی نہین اپنی طرف اونکی آنکھ اور دل اونکے اوڑ گئے ہین ۞

ف اور ڈرادے ای محمد لوگون کو اوسدن سے کہ آویگا اونکو عذاب کہ وہ دن قیامت کا ہی تب کہینگے بے انصاف ای رب ہمارے فرصت دے ہمکو تھوڑی مدت کہ ہم مانین بلانا تیرا یعنی ساتھ توحید کے اور پیروی کرین ہم رسولون کی پس کہا جاویگا اونکو از راہ سرزنش کے کیا تم قسم کھاتے تھے پہلے یعنی دنیا مین کہ تمکو نہین کسی طرح ٹلنا دنیا سے طرف آخرت کے اور بستے تھے تم بستیون مین اونہین کی جنہون نے ظلم کیا اپنی جانون پر اور کھل چکا تمکو کہ کیسا کیا ہمنے وہ پر اور بتائین ہمنے تمکو کہاوتین ۞

ک فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَرۡكَنُوۡۤا اِلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ اَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ۝ یعنی اور مت جھکو اونکی طرف جو ظالم ہین پھر تمکو لگے گی آگ اور کوئی نہین تمہارا اللہ کے سوے مددگار کہ بچاوے تمکو اوس سے پھر کہین مدد نہ پاؤ گے یعنی بچائے نہین جانے کے اوسکے عذاب سے ۞

ک فرمایا اللہ تعالی نے وَلَوۡ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلۡمِهِمۡ مَّا تَرَكَ عَلَيۡهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّلٰـكِنۡ يُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ لَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ۝ یعنی اور اگر پکڑے اللہ لوگون کو اونکی بے انصافی پر یعنی گناہون پر نہ چھوڑے زمین پر ایک چلنے والا ولیکن ڈھیل دیتا ہی اونکو ایک وعدے ٹھہرے تک پھر جب پہنچا اونکا وعدہ نہ دیر کرینگے ایک گھڑی نہ جلدی ۞

ک اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا لَـنُبَوِّئَنَّهُمۡ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۝ یعنی اور جنہون نے گھر چھوڑا اللہ کے واسطے یعنی اوسکے دین قائم کرنیکے لیے

بعد اسکے کہ ظلم اوٹھایا البتہ ہم اونکو ٹھکانا دینگے دنیا مین اچھا کہ وہ مدینہ ہی اور ثواب آخرت کا نوبت بڑا ہی کہ وہ جنت کا ملنا ہی اگر جانتے جنھون نے صبر کیا یعنی مشرکون کی ایذا پر اور ہجرت پر واسطے اظہار دین کے اور بھروسا کیا اپنے رب پر پس رزق دیگا اونکو اللہ تعالی ایسی جگہہ سے کہ گمان نہین رکھتے ؕ

لــــــ اور فرمایا اللہ تعالی نے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ یعنی اور ہم اوتارتے ہین قرآن مین سے جس سے روگ چنگے ہون اور مہر ایمان والون کو اور گنہگارون کو یہی بڑھتا ہی نقصان ؕ ف

لــــــ اور فرمایا اللہ تعالی نے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ یعنی پس وائے ہی اون لوگون کے لیے کہ ظلم کیا اونھون نے عذاب دردناک سے ؕ

لــــــ اور فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ یعنی پس تحقیق اون لوگون کے لیے کہ ظلم کیا اونھون نے یعنی اپنے نفسون پر ساتھ کفر کے حصہ ہی عذاب سے مانند حصے یارون انکے کے کہ ہلاک ہوئے پہلے انسے پس جلدی نکرین یعنی عذاب کی طلب مین اگر تاخیر دون مین اونکو عذاب مین دن قیامت تک ؕ

لــــــ اور نقل فرمایا اللہ تعالی نے قول حضرت یوسف علیہ السلام کا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یعنی کہا یوسف نے خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہی میرا اچھی طرح رکھا ہی مجکو یعنی پس نہین خیانت کرونگا مین اوسکے اہل مین بلاشبہہ بھلا نہین پاتے جو لوگ بے انصاف ہون یعنی زناکار ؕ

لــــــ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ یعنی اور جو کوئی بڑھے اللہ کی حدون سے تو اوسنے برا کیا اپنا ؕ

لــــــ فرمایا اللہ تعالی نے وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ یعنی ظالمون کے لیے طیار کر رکھا ہی اللہ تعالی نے عذاب دردناک ؕ

لــــــ نقل فرمائی اللہ تعالی نے دعا حضرت آدم وحوا علیہما السلام کی کہ کی تھی اونھون نے بحسب الہام الٰہی کے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ یعنی ای رب ہمارے ظلم کیا ہمنے اپنی جانون پر اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو اور نہ رحم کرے ہم پر تو البتہ ہوینگے ہم زیان کارون مین سے

ك نقل فرمائی اللہ تعالی نے دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی کہ جو رہ گئے تھے حضرت کی ہجرت کے بعد مکے مین بسبب ضعف و بے اسبابی کے رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ یعنی ای رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ ظالم ہین رہنے والے اوسکے اور گردان ہمارے لیے نزدیک اپنے سے کارساز اور گردان ہمارے لیے اپنے پاس سے مددگار ؏

ك فرمایا اللہ تعالی نے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یعنی ای ایمان والون مت دوست پکڑو اپنے باپون اور اپنے بھائیون کو اگر اختیار کرین وی کفر کو ایمان پر اور جو کوئی دوستی کرے اونسے تم مین سے پس وہ ظالم ہین ؏

ك فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی ظلم کرنا سبب تاریکیون کا ہوگا روز قیامت کے ؏

ك فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الاٰیہ یعنی بلاشبہ اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو یہان تک کہ جب پکڑتا ہی اوسکو نہین چھوڑتا اوسکو پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور اسی طرح ہی پکڑنا رب تیرے کا جب پکڑتا ہی بستیون والون کو اوس حال مین کہ وہ ظالم ہوتے ہین پڑھی ساری آیت ؏

ك آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذرے حجر پر[ع] فرمایا لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّآ اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِيَ یعنی نہ داخل ہو اون لوگون کے مکانون مین کہ ظلم کیا اونھون نے اپنی جانون پر یعنی کفر کیا مگر یہ کہ ہو تم روتے واسطے خوف اسکے کہ پونہچے تمکو وہ چیز کہ پونہچی اونکو یعنی عذاب پھر کپڑا اوڑہا اپنے سر پر اور جلدی چلے یہان تک کہ گذرے اوس جنگل سے ؏

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ

ع [illegible]

ع [illegible]

ع حجر نام ایک زمین تھی کہ قوم صالح علیہ السلام کی تھی ۱۲ حق

فَحَلِّلْ عَلَيْهِ یعنی جسپر ہووے کچھ حق اوسکے بھائی مسلمان کا آبرو اوسکے سے یا اور کچھ پس
معاف کرواوے اوسکو اوس سے آجکے دن پہلے اسکے کہ نہونگے دینار اور نہ درہم یعنی قیامت مین اگر
ہونگے ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہونگی اوسکے لیے نیکیان
لیجاوینگی حق والے کی برائیوں سے پس رکھی جاوینگی ظالم پر ۃ

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا
مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَ
سَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ
فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ
طُرِحَ فِي النَّارِ یعنی جانتے ہو تم کہ کیا معنی ہین مفلس کے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہ شخص
ہی کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مفلس میری امت سے وہ
شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزے اور زکوۃ کے یعنی طرح طرح کی عبادتین اپنے
لیکن ہونگی اور آویگا ساتھ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا کا کیا ہوگا کسیکو اور کھایا ہوگا
مال کسیکا اور خون کیا ہوگا کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو یعنی طرح طرح کے ظلم کیے ہونگے پس دیا جاویگا ایک نیکیون
اوسکے سے اور اور نیکیون اوسکی سے پھر اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھ سزا
گناہ کے کہ اوسپر ہی ف ۱ تو لی جاوینگی خطائین مظلومون کی پس ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ جہنم مین ۃ

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰٓى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى
يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَآءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَآءِ البتہ ادا کیے جاوینگے حقوق طرف حق والون کے
دن قیامت کے یہان تک کہ بدلہ لیا جاوے گا بکری منڈی کے لیے بکری سینگ والی سے ف ۲

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ
اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا
وَاِنْ اَسَآءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا یعنی نہو تم امعہ یعنی کہو تم کہ اگر نیکی کرینگے لوگ ہمسے نیکی کرینگے ہم اور اگر
ظلم کرینگے لوگ ظلم کرینگے ہم و لیکن عادت ڈالو اپنے نفسون کو یہ کہ اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرو تم اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو ۃ

ف ۱ یعنی جو زیادہ دانون حقوق کا کی ادا ہوگئی بین تمام ہو نیکیان باقی رہگیا حق

ف ۲ یعنی اوس [illegible] ... [illegible]

ك آیا ہی کہ حضرت معاویہ رض نے لکھا حضرت عائشہ رض کو یہ کہ لکھو مجہا ایک خط کہ نصیحت لکھیو مجہکو اوسمین اور مختصر لکھو پس لکھا حضرت عائشہ رض نے سلام ہو تجپر اپر بعد سلام کے پس تحقیق مینے سُنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مَنِ الْتَمَسَ رِضَيَ اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ یعنی جو کوئی ڈھونڈھتا ہی خوشی خدا کی ساتھ غصے لوگون کے بچاتا ہی اوسکو اللہ لوگون کی سختی سے اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہی خوشی لوگون کی ساتھ غصے اللہ کے نہین دفع کرتا اللہ شر لوگون کی اوس سے اور سلام ہی تجپر

ف یعنی اگر رضا خدا تعالی کی چاہے اور لوگ بیزار رہین تو اللہ تعالی کفایت کریگا رنجرسانی لوگون کی اوس سے یعنی وہ بھی اوس سے راضی ہو جائینگے مثلا بری رسمین اوسکی خوشی کے لیے چھوڑین اور لوگون کو ناگوار ہو آخر کو لوگ بھی راضی ہو جائینگے غرض کہ اوسکی خوشی بہرحال مقدم رکھے اور اونکی خوشی پر کہ اسمین فائدہ دارین ہی اور اوسکے خلاف مین نقصان دارین ہی حق ہی

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ یعنی برا لوگون کا مرتبے مین نزدیک اللہ کے دن قیامت کے وہ بندہ ہوگا کہ برباد کی آخرت اپنی بسبب دنیا غیر اپنے کے ف ا

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ یعنی اعمالنامے تین ہین ایک اعمالنامہ ہی کہ نہین بخشتا اللہ جو کچھ کہ اوسمین ہی وہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمالنامہ ہی کہ نہین عفو کرتا اوسکو وہ ظلم بندون کا ہی آپسمین یہان تک کہ بدلا لے گا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ ساتھ اوسکے وہ ظلم بندون کا ہی درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا يَسْئَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ

وان اللہ لا یمنع ذا حقٍ حقہ یعنی بچا اپنے کو مظلوم کی بد دعا سے پس سوائے اسکے نہین کہ وہ مانگتا ہی اللہ سے حق اپنا اور بلا شبہ اللہ نہین منع کرتا ہی حق والے کو حق اوسکے سے

ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام یعنی جو کوئی چلے ساتھ ظالم کے تو کہ تقویت کرے اوسکی حال یہ کہ وہ جانتا ہی کہ تحقیق وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلا طریقہ اسلام سے

ف ابو ہریرہ رضہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی کہ تحقیق ظالم نہین ضرر کرتا مگر جان اپنی کو پس کہا ابو ہریرہ نے بلیٰ واللہ حتی الحباری لتموت فی وکرھا ھزلا لظلم الظالم یعنی ہان قسم ہی اللہ کی یعنی اور کو بھی ضرر کرتا ہی یہان تک کہ حباری البتہ مرتا ہی اپنے گھونسلے مین دبلے پن سے بسبب ظلم ظالم کے

ف حباری جانور ہی تیز پرکہ آب و دانہ کے لیے چند فرسخ کی راہ چلا جاتا ہی پس اوس پر بھی ظلم ظالم کا کار کرتا ہی کہ اوسکی شامت اعمال سے مینہ نہین برستا اور وہ ہلاک ہوتا ہی بھوک سے پس جب اوسکا یہ حال ہوا اور و نپر کیون نہ تاثیر کرے

فصل ف فرمایا اللہ تعالی نے فاما من طغیٰ و اثر الحیٰوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماویٰ و اما من خاف مقام ربہ و نھی النفس عن الھویٰ فان الجنۃ ھی الماویٰ یعنی جسے سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کی یعنی ساتھ پیروی کرنے شہوات کے پس تحقیق جہنم ٹھکانا اوسکا ہی اور جو کوئی ڈرا کھڑے رہنے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا نفس امارہ کو خواہش نفسانی سے پس تحقیق ٹھکانا اوسکا جنت ہی انتہی اسکی تفسیر جلالین مین یہ لکھی ہی کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ گنہگار دوزخ مین ہوگا اور مطیع جنت مین پس سوچو اسکے مضمون کو اور کسیکی خاطر گناہ مین نہ گرفتار ہو کہ روز آخرت کے کوئی کسیکے کام نہین آتا جیسے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی فاذا جاءت الصاخۃ یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ و صاحبتہ و بنیہ لکل امری منھم یومئذ شان یغنیہ یعنی پس جبکہ آویگا نفخہ دوسرا جسدن بھاگیگا آدمی اپنے بھائی سے اور مان سے اور باپ سے اور جورو سے اور فرزندون سے ہر آدمی کے لیے اونمین سے اوسدن ایک حال ہوگا کہ باز رکھیگا اوسکو غیر کے حال سے یعنی ہر شخص اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا کہ کوئی کسیکی طرف متوجہ نہین ہونے کا انتہی اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ اونھون نے ایکدن یاد کیا آگ دوزخ کو اور روئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے رولایا تجکو کہا حضرت عایشہ رضہ نے کہ یاد کیا مینے

بیان میں ظلم کے نقصان کے

اگ دوزخ کو پس روئی مین پس آیا یاد کروگے تم اپنے اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین جگہہ کوئی کسیکو یاد نہین کرنے کا ایک تو نزدیک میزان کے یہان تک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اوسکی یا بھاری اور دوسرے وقت ملنے نامۂ اعمال کے یہان تک کہ جانے کہ آیا داہنے ہاتھہ مین ملتا ہی نامۂ اعمال یا بائین ہاتھہ مین پیٹھہ کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گذرنے کے پل صراط سے جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہ حدیث مشکوۃ مین ابو داود سے نقل کی ہی پس غرض ان مضامین کے لکھنے سے یہی کہ ہر مرد و عورت کو ہر حال مین فرمان بردار اللہ تعالی کا اور اوسکے رسول مقبول کا ہونا چاہیے تا بیڑا پار ہو۔

ک فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ اور نہ غمگین کرین تجکو وہ لوگ کہ جلدی پڑتے ہین کفر مین بلاشبہہ وہ ہرگز نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھہ اللہ چاہتا ہی کہ اونکو فائدہ نہ دے آخرت مین اور اونکو بڑی مار ہی **ف ۲** إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ یعنی جنہون نے خرید کیا کفر ایمان کے بدلے وہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھہ اور اونکو دکھہ کی مار ہی اور یہ نہ سمجھین منکر کہ ہم جو فرصت دیتے ہین اونکو کچھہ بھلا ہی اونکے حق مین ہم تو فرصت دیتے ہین اونکو تا بڑھے جاوین گناہ مین اور اونکو ذلت کی مار ہی۔

ک اچھی بات سکھانی اور بری باتون سے منع کرنا فرض و ضروری ہی اور ترک کرنا اسکا برا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ یعنی اور چاہیے کہ رہین تم مین ایک جماعت بلاتے نیک کام پر یعنی اسلام پر اور حکم کرتے پسندیدہ بات کا اور منع کرتے ناپسند سے اور وہی ہوئی مراد کو **ف ۴** ک كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ یعنی تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئے ہین لوگون مین حکم کرتے ہو پسند بات پر اور منع کرتے ہو ناپسند سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر۔ اور حدیثین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بہت آئی ہین چنانچہ مظہر جمیل وغیرہ مین مذکور ہین۔

منکرات مین سے کبیرہ گناہ ہین کبیرہ گناہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب
کا آیا ہو اوسکے کرنے پر قرآن اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث مین
مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ (جسنے چھوڑی نماز قصدًا پس تحقیق وہ کافر ہوا ۱۲) یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے ہو یا
منع اوس سے آیا ہو ساتھہ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہ بات نہو وہ صغیرہ
ہی اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین بعضے بہت بڑے اور بُرے ہین بعض سے اور حدیثون مین جو مذکور
ہوئے ہین سب نہین مذکور ہوئے بلکہ جو مناسب پوچھنے والے کے ہوتا بیان فرماتے اور مولانا جلال الدین
دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہ نقل کیے ہین شرک کرنا ساتھہ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین کسیکو شریک کرے
یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا کہنے مین یا نام
رکھنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگون کے امور سونپنے مین یعنی جیسے اللہ کو سبکے کام سپرد ہین
ویسے اور کو بھی جانے اور نیت اصرار کی گناہ پر رکھنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی
اور سحر کرنا اور سیکھنا سکھانا سحر کا اور شراب پینی اور نشے کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا
کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت
کے اور غلبہ کفار کے اور بیاج کھانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق
کرنی اور کسیکا مال ظلم سے لے لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی
اور روزہ رمضان کا قصدًا بے عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور ناتا کاٹنا اور مان باپ مسلمانون کو
ناحق ستانا اور انکی نافرمانی کرنی اور کافرون کی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ناپ
تول مین خیانت کرنی اور نماز کو آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر باندھ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتون کو اور انکار کرنا اور ٹھٹھا
کرنا ساتھہ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور
حضرت کے صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بیعذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند جورو مین لڑائی ڈلوانی
اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قضائی کرنی اور فساد کرنا زمین مین
بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہون پر اور رغبت دلانی گنہ پر اور گانا
ساتھہ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام مین روبرو لوگون کے اور بخل کرنا ادائے واجب سے اور قتل کرنا

۹ جب ایک دو چند کفار سیہون اور دو چند سے زیادہ ہون تو بھاگنا جائز ہے ۱۲

نفس اپنے کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنے مین سے یہ گناہ مین زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنے کو
مارے اور پاکی نکرنی پیشاب اور منی سے اور ایذا دینی ساتھ لتہ دینے کے اور جھٹلانا تقدیر کو اور امیر
اپنے سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین اور نیچے پانچے کرنے از راہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف
بلانا لوگون کو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بھائی کی طرف کرنا ساتھ تیز چیز کے اور
خوجا کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے یعنی مثلاً داڑھی منڈوا دے یا تھوڑی سی
ناک وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور کھیلنا ساتھ نرد
کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہین کھیلنے اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو ای کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیون
کے نوبت مین اور زلق کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور
عالم کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور محبت دنیا کی رکھنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسیکے گھر مین جھانکنا اور
کسیکے گھر مین بغیر اوسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قرم ساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک
قدرت کے نکرنا اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلا دینا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب
اور رحمت خدا سے نا امید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی اور
بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئے سوا انکے اور بھی ہین یہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے
لکھا ہی اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین لکھے ہین*

ف جاننا چاہیے کہ خلاصہ تمام اوپر کے مضامین کا یہ ہی کہ ہر مسلمان کو درباب منکر کے ان چند حدیثون کو
لحاظ رکھنا چاہیے ایک تو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا
مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ* اور مانند اسی کے ہی حدیث كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ*
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ* اور فرمایا کہ نہایت مبغوض و
دشمن لوگون مین اللہ کے نزدیک تین طرح کے لوگ ہین از انجملہ ایک انکو گنا وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ
الْجَاهِلِيَّةِ یعنی مسلمان ہوکر رسمین اور طریقے کافرون کے برتے یہ ساری حدیث مشکوۃ مین ہی پس بدعت
اور نو احداث دین مین تو ہی تعزیہ اور مہندی اور جھنڈی مدار و سالار کی اور کسی بزرگ کی دیگ اور کسیکا توشہ
اور کسیکی بدھی اور کسیکا بیڑا اور کسیکا روٹ اور کسی سے مدد مانگنی اور کسیکو پکارنا سوائے اللہ کے کہ صریح
رد کرتا ہی اسکو اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ یعنی خاص تجھی سے مدد مانگتے ہین نہ غیر تیرے سے اور بدعت مین

ع یعنی جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کے ساتھ پس وہ بھی انھین مین سے ہوگا

داخل ہین عرس پھول وبرسی وغیرہ ذالک اور قطع نظر بدعت کے یہ چیزین خالی ریا سے نہین ہین کہ جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ یعنی تھوڑا سا ریا بھی شرک ہی منصف کو خوب حال اسکا معلوم ہوتا ہی اور نفسانیت والا جو چاہے سو کہے اور مشابہت کفار کے ساتھ جو لازم آتی ہی اور رسمین کفار کی شادی غمی مین بہت ہین شادی مین رنگ کھیلنا اور بائیون کا جوڑا دولھا دولھن کو پہنانا اور کنگنا باندھنا اور منڈھا باندھکر ٹونٹی کا لوٹا رکھنا اور تیل چڑھانا اور بندھن وار باندھنا اور صندل یا مہندی کے چھاپے گھر مین دینے اور سہرہ باندھنا اور آدھا پیالہ شربت یا دودھ کا دولھا کو پلانا اور آدھا دولھن کو اور گانا بجانا اور رنڈیان نچانی اور آتشبازی چھوڑنی اور آرگش برات کے ساتھ لیجانی اور دولھن کی جوتی پر کاجل پار کر دولھا کی آنکھون مین لگانا اور نبات چُنّی اور گلاب حاضر غلام پکارنا وغیرہ ذالک خرافات کہ شادی مین برتتے ہین یہ سب رسوم کفار سے ہی اور حضرت نے ان بعضی رسمون کو کہ محبت زوجین کے لیے کرتے ہین شرک فرمایا ہی اس حدیث مین اَلتِّوَلَةُ شِرْکٌ یعنی ٹونا محبت زوجین کے لیے کرنا شرک ہی اور بعضے خرافاتی دودھ مین پیشاب کر کر دولھا کو پلواتے ہین اور دولھا کے کندھے پر لگام رکھتے ہین اور کان مین دولھا کے کُمھائی کا تکا ہلاتے ہین کہ اسکی زبان بند رہے اور بیوی کی بُرائی نسنے نمنع کرے اوس سے غرض کہ یہ اکثر رسمین کفار کی ہین مسلمان کو ان سب سے پرہیز کرنا چاہیے اور ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر چھوٹی بڑی رسمون کو دور کرے اور بعضون کے ہان دولھا دولھن کو پیپل اور کمہار کا پاٹ پجوانے کو لیجاتے ہین اور برہمن سے پترا دکھا کر تاریخ وغیرہ پوچھتے ہین اور اوسکے قول کو سچا جانتے ہین یہ رسمین صریح کفر ہین عیاذاً باللہ منہ اور بعضے تضانا ناچ وغیرہ نہین کرتے تو بیاز تو نہ روپیہ نکلوا کر اور مکان باغ ملک گروی رکھکر لوگون کو جمع کرتے ہین اور کھانا کھلاتے ہین اور جہیز دیتے ہین وہ بھی داخل ہین اس آیت کے تحت وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا۵۱ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ہان اگر مقدور ہو اور بحسب اپنی استطاعت کے بغیر لحاظ نام و نمود کے خرچ کرین تو مضایقہ نہین لیکن یہ کہان اکثرون کو تو یہی دیکھا جاتا ہی کہ قرضدار ہو کر تباہ ہو جاتے ہین اور بعد شادی کے فاقہ کشی کی نوبت پہونچتی ہی اور بیاز بھرتے بھرتے مر جاتے ہین یہ کیا نادانی ہی مسلمان کو چاہیے کہ طریق سنت ہاتھ سے ندے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خَیْرُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ یعنی بہترین طریقہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور فرمایا مَنْ۵۲ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ پس چاہیے کہ حضرت کے طریق کو پسند رکھے اور دھن باندھے اسی کی

۵۱ یعنی ورنہ مت اڑاؤ اسراف کر کے بیجا بیشک اسراف کرنیوالے بھائی شیطانون کے ہین

۵۲ یعنی جو دوست رکھے میری سنت کو پس تحقیق دوست رکھا اسنے مجھکو اور جو دوست رکھا مجھکو ہوگا ساتھ میرے جنت مین

کہ جو حضرت کی شریعت مین ہوا دسی کو دوست رکھے تا حضرت کے چرن برداروں مین اوٹھے اور اونکے
دامن دولت پکڑے ہوئے جنت مین داخل ہو جائے اور روز قیامت کے اونھین کی شفاعت سے نستارا
ہوگا افسوس صد افسوس کہ اونکی راہ چھوڑے اور کفار و فساق کی راہ روش اختیار کرے مومن کو
چاہیے کہ بموجب حضرت کی سنت کے میانہ روی اختیار کرے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ الخ یعنی میرے رب نے حکم کیا مجکو
نو باتون کے کرنے کا ایک تو ڈرنا اللہ سے باطن و ظاہر مین اور بات عدل کی کہنی غضب و رضا مین
اور میانہ روی کرنی فقر و غنا مین اور یہ کہ سلوک کرون اونسے کہ جو بدسلوکی کرین مجسے اور دون مین
اونکو کہ محروم کرین مجکو اور عفو کرون مین اونسے کہ جو ظلم کرین مجپر اور یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر اور بولنا میرا
ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور یہ کہ حکم کرون مین اچھی باتون کا انتہی اور سب سے بُری بات یہ ہی کہ
جب دولہا دولھن جمع ہوتے ہین تو اونکی صبح کو دولھن نہا کر نماز نہین پڑھتی حال انکہ نماز کے
ترک سے کیسا گناہ لازم آتا ہی کہ جسکو حضرت نے فرمایا ہی مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَامِدًا فَقَدْ كَفَرَ
اور اسکو بڑی حیا جانتے ہین حال انکہ مالک کی بندگی سے محروم رہنا عین بیحیائی ہی جیسا کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہ سے اِسْتَحْیُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ الخ یعنی حیا کرو
اللہ سے حق حیا کرنے کا کہا صحابہ نے کہ بلا شبہہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی اللہ کے شکر اللہ کا
فرمایا نہین ہی یہ یعنی نہین ہی حق حیا کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق
حیا کرنے کا تو چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی سر نے ف۳ اور چاہیے کہ محفوظ
رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے ف۴ اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور گہنگی
کو قبر مین اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوئی کرے یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے
حق حیا کرنے کا حاصل اسکا حیا یہی ہی کہ اعضا کو مالک کی رضامندی مین صرف کرے نہ یہ کہ مالک کے در سے
مونہہ موڑے اوس دولھن کو ہرگز لوگو نکا لحاظ کرنا چاہیے اور بلا تکلف نہا کر نماز پڑھے اور خاوند کو بھی
اسکا بند و بست کرنا ضرور ہی کہ اپنے گھر والون سے تاکید کر کر سامان غسل طیار کروا وے اور طعن و تشنیع
کسیکو نکرنے دے کہ جو طعن کریگا اس بات پر سخت گنہگار ہوگا اور ایک رسم بیحیائی کی بیخبری کی ہوتی ہی
کہ شب زفاف کی چادر دولھن والون کے ہان جاتی ہی اور رسبار کبادی آپسمین دی جاتی ہی اور دولھن

کے ہان سے پنجیری اور تنبول آکر بٹتا ہی یہ کمال بیحیائی ہی حیا کرنی چاہیے ایسے کامون سے
کہ حدیث شریف مین آیا ہی اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حیا شاخ ایمان کی ہی اور رسم بیحیائی اور کفر
کی گالیان مسجع دینی ہین کہ سمدھیانے مین ڈومنیان گالیان دیتی ہین اور سمدھنین خوش ہوتی ہین
اور انعام دیتی ہین خوف کفر ہی اسمین اور کفر کی رسم یہ ہی کہ دولھن سسرے یا خاوند کے آنے کے وقت
لنبا گھونگھٹ کر بیٹھتی ہی اور خاوند سے کلام نہین کرتی لوگون کے سامنے مدت تک بلکہ بعضی جا پ
ساتھ بھی نہین سوتے دولھا دولھن خاوند باہر سوتے ہین اور بیویان اندر گھر کے پڑی رہتی ہین یہ بھی
کفار کی رسم سے ہی اور خلاف سنت اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور اہل بیت بیویون کے
ساتھ سویا کرتے تھے عجب اوندھی رسم ہی کہ چچا مامون وغیرہما کے بیٹون کے سامنے کہ اجنبی محض
ہین ہوکر مستحق لعنت خدا کی ہون کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ یعنی لعنت کی ہی اللہ نے دیکھنے والے اور دکھانے والے پر اور پردہ کرین تو سسرے اور شوہر سے
کہ سسرا محرم ہی اور شوہر کو سارا بدن دکھانا جائز ہی اور کفر کی رسم ہی گود کا ناتا بچار شادی کرنی کہ مثلا ایک
بھائی کی اولاد کی شادی دوسرے بھائی کی اولاد سے نہو یہ بھی ٹھیٹھ بعضے کافرون کی رسم ہی اور بہت
ہی بری اور بڑی رسم کفر کی بیوہ کا نکاح نکرنا ہی عار جانکر اسلیے کہ اللہ تعالی تو فرماوے وَانْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت تاکید کی ہی اور حضرت کے اہل بیت اور صحابہ رضی اللہ عنہم
مین بکثرت نکاح ثانی کے کرنے کی رسم جاری رہی حتی کہ اب تک عرب مین اور بلاد اسلام مین یہ رسم جاری
ہی اور یہ اسکو عیب جانین اسکو عیب جاننا کفر ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا مع استفتا کے کہ بہت علما کی
مہرون سے مسجل ہی رسالہ عروس المومنین مین لکھا گیا ہی اور منکرات شادی سے یہ ہی کہ بعضے دولھن کو
جب بیاہ کر لاتے ہین تو اپنے اقربا اور اوسکے اقربا اجنبی سے پردہ نہین کرواتے اور بے پردگی کو بے تکلف مباح
کے جانکر دیوث بنتے ہین تحفۃ الزوجین مین تفصیل سے اسکا حال لکھا ہی اور اوسکا مال لیکر آپ کھاتے ہین یا کھا
کھاتے ہین یا بیچ کھاتے ہین بہت ہی برا کرتے ہین ظلم صریح ہی اور ظلم کی برائی ہر کوئی جانتا ہی کہ قرآن و حدیث
مین بھری ہی اور مرنے کے منکرات مین سے نوحہ کرنا ہی یعنی بیان کر کر رونا پیٹنا کہ آیا ہی لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ اور بعضے ایسے کلمات واہیہ بکتے ہین کہ خدا نے بڑا
ظلم توڑا وغیر ذلک عیاذا باللہ من ذلک اس سے ایمان ہی جاتا رہتا ہی اور اوسکے منکرات سے یہ ہی کہ عورتین

ك یعنی بیغیر نامزدون کی عورتون سے کلام کر دوم

ع یعنی لعنت کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنیوالی اور سننے والی پر

بلکہ بعضی جاے مرد بھی جمع رہتے ہین کئی کئی دن اور اہل بیت کو تباہ کر دیتے ہین مال خرچ کروا کر چارنا چار وہ بیچارے قرض بیاز ونہ لیتے ہین اور اونکو کھلاتے ہین حال انکہ فقط ماتم پرسی کے طور پر رات کو رہنا میت کے ہان منع ہی چنانچہ تحفۃ الزوجین مین وہ روایت منع کی موجود ہی چہ جاے رہنا اور تباہ کرنا پھر اور کیسے کیسے اسراف ہوتے ہین کہین نُورہ بندی ہوتی ہی اور شیرمال یا باقرخانی کے جوڑے نام ونمود کے لیے بٹتے ہین اگرچہ اوسمین حق یتیمون کا مخلوط ہوتا ہی کچھ پروا نہین کرتے حال انکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۝ اور مرنے کے منکرات سے یہ ہی کہ بعضے بعد مرنے کسی قرابتی کے اچار نہین ڈالتے چرخا نہین کاتتے دال نہین بھگوتے کہ کوئی اور مر جاویگا یہ رسمین قبیل شرک سے ہین اور بعضے سوگ رکھتے ہین چالیس دن تک بلکہ بعض جگہہ زیادہ بھی حال انکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حلال نہین آدمی کو سوگ رکھنا زیادہ تین دن سے کسیکے لیے سواے اپنے خاوند کے کہ اوسکے لیے چار مہینے اور دس دن تک سوگ رکھنا چاہیے اور پھولون اور چالیسوین وغیرہما مین کیا کیا اسراف نام ونمود کے لیے کرتے ہین اور نام ایصال ثواب کا کرتے ہین حال انکہ اوس بیچارے مرے کو کچھ بھی ثواب نہین پہونچتا کہ جو کچھ کرتے ہین ریا کی آفت سے برباد ہوتا ہی اوسکو ثواب پہونچانے کو کوئی منع نہین کرتا یہ کہتے ہین کہ اس طرح کرو جو اوسکو ثواب پہونچے کرو میت مانند ڈوبتے فریادرسی چاہنے والے کے محتاج استغفار زندونکا ہوتا ہی کما جاء فی الحدیث غرضکہ یہ چند رسمین بطور مثال کے لکھین ہین شریعت غرا کو کسوٹی گردانین جس رسم کو شریعت راہ دے کرین اور جسکو شریعت راہ نہ دے باز رہین اوس سے ۞

خاتمہ بیان مین آیات دوزخ وجنت کے بیان آیات دوزخ کا

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ یعنی جو لوگ منکر ہوئے اور مر گئے منکر ہی اونھی پر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی رہ پڑے اوسی مین نہ ہلکا ہوگا اونپر عذاب اور نہ اونکو فرصت ملے گی ۞

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ
فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ یعنی جو لوگ چھپاتے ہین جو کچھ نازل کی اللہ نے یعنی کتاب اور لیتے ہین
اسپر مول تھوڑا وہ نہین کھاتے اپنے پیٹ مین مگر آگ اور نہ بات کریگا اونسے اللہ قیامت کے دن یعنی ناراض
رہیگا اور نہ سنواریگا اونکو اور اونکو دکھہ کی مار ہی کہ وہ آگ ہی وہ ہی ہین جنھون نے خریدی گمراہی بدلے
ہدایت کے اور مار بدلے مہر کے سو کیا سہار ہی اونکو آگ کی **ف** یہود نے اپنی کتاب مین سے پیغمبر
آخر زمان کی صفت چھپا ڈالی اور بہت آیتون کے معنی بدل ڈالے دنیا کی غرض کے لیے
ف اور پہلے اس سے خدا تعالی نے ایسے ہی لوگون کے حق مین یون فرمایا ہی اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ یہ لوگ ہین کہ لعنت کرتا ہی اونپر اللہ اور لعنت کرتے ہین اونپر لعنت کرنیوالے
یعنی فرشتے یا مومن یا ہر چیز سو جو لوگ دنیا مین دنیا ہی چاہتے ہین اونکو آخرت مین کچھہ حصہ نہ ملے گا
جیسے فرمایا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ
یعنی پھر کوئی آدمی کہتا ہی اے رب ہمارے دے ہمکو یعنی حصہ دنیا مین اور اوسکو آخرت مین کچھہ حصہ نہین
ف وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنی جو کوئی پھرے گا
تم مین سے اپنے دین سے پھر مر جاویگا کفر ہی پر تو ایسون کے ضائع ہوئے عمل یعنی اچھے عمل دنیا اور
آخرت مین اور وہ آگ والے ہین وہ اوسمین رہ پڑے اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ
اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ
مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى
فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
یعنی جو لوگ کھاتے ہین سود نہ اوٹھین گے قیامت کو یعنی اپنی قبرون سے مگر جسطرح اوٹھتا ہی جسکے حواس
کھو دیے جن نے لپٹ کر یہ اسواسطے کہ اونھون نے کہا سوداگری بھی تو ویسا ہی ہی جیسا سود لینا
اور اللہ نے حلال کیا سودا اور حرام کیا سود پھر جسکو پہونچی نصیحت اپنے رب کی اور باز آیا یعنی سود
کے کھانے سے تو اوسکا ہی جو آگے ہو چکا اور اسکا حکم اللہ کے اختیار اور جو کوئی پھر کرے وہ ہی ہین
دوزخ کے لوگ وہ اوسی مین رہ پڑے **ف** یعنی منع سے پہلے جو لیا دنیا مین پھروانا نہین ہوتا

اور آخرت مین اللہ کا اختیار ہی چاہے تو بخشے باقی بعد منع کے جو کوئی لیوے وہ دوزخی ہی اوو خدا کے حکم کے سامنے

عقل کی دلیل لانی اسکی یہی سزا ہی جو فرمائی

ک اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ یعنی جو لوگ خرید کرتے ہین یعنی بدلتے ہین اللہ کے قرار پر اور اپنی قسمون پر تھوڑا مول یعنی مال دنیا کا اونکو کچھ حصہ نہین آخرت مین اور نہ بات کریگا اونسے یعنی از راہ غصے کے اللہ اور نہ نگاہ کریگا اونکی طرف یعنی نظر رحمت سے قیامت کے دن اور نہ سنواریگا اونکو اور اونکو دکھ کی مار ہی ف یہود مین یہ صفت تھی کہ اونسے اللہ نے قرار لیا تھا اور قسمین دین تھین کہ ہر نبی کے مددگار رہیو اور محمد پر ایمان لاؤ اور اوسے امانت کرنا پھر دنیا کی غرض کے لیے پھر گئے اور جو کوئی جھوٹی قسم کھاوے دنیا ملنے کے واسطے

اوسکا یہی حال ہی ع

ک اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَیْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ○ یعنی ایسے لوگون کی سزا یہی کہ اوپر پھٹکار اللہ کی اور فرشتون کی اور سبھی لوگون کی پڑے رہین اوسمین نہ ہلکا ہو اونپر سے عذاب اور نہ اونکو فرصت ملے وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ○ یعنی اور نہ سمجھین جو لوگ بخل کرتے ہین ایک چیز پر کہ اللہ نے اونکو دی اپنے فضل سے کہ یہ بہتر ہی اونکے حق مین بلکہ یہ برا ہی اونکے واسطے ابھی تو طوق ہو جاویگا اونکے قیامت کے دن اور اللہ وارث ہی آسمان اور زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہی ف جو کوئی زکوۃ نہ دیگا اوسکا مال اژدہا بنکر گلے مین مثل طوق کے پڑیگا اوسکے گلے چیریگا اور اللہ وارث ہی آخر تم مرجاؤگے اور مال اوسی کا ہو رہیگا تم اپنے ہاتھ سے دو تو ثواب پاؤ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ○ یعنی جو کوئی بیحکمی کرے اللہ کی اور رسول کی اور بڑھے اوسکے حدود سے اوسکو داخل کرے آگ مین وہ پڑے اوسمین اور اوسکو ذلت کی مار ہے

ک اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ

جلودًا غیرها لیذوقوا العذاب ان اللّٰه کان عزیزًا حکیمًا ○ جو لوگ منکر ہوئے ہماری آیتون سے اونکو ہم ڈالینگے آگ مین یعنی جلینگے اوسمین جسوقت پک جاویگی کہال اونکی بدل کر دینگے اونکو اور کہال تا کہ چکھتے رہین عذاب بلاشبہہ اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے

والذین کذبوا باٰیٰتنا واستکبروا عنها اولٰئک اصحٰب النار هم فیها خٰلدون ○ فمن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰه کذبًا او کذب باٰیٰته اولٰئک ینالهم نصیبهم من الکتٰب حتّٰی اذا جاءتهم رسلنا یتوفونهم قالوا این ما کنتم تدعون من دون اللّٰه قالوا ضلوا عنا وشهدوا علٰی انفسهم انهم کانوا کٰفرین ○ قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن والانس فی النار کلما دخلت امة لعنت اختها حتّٰی اذا ادارکوا فیها جمیعًا قالت اخرٰىهم لاولٰىهم ربنا هٰؤلاء اضلونا فاٰتهم عذابًا ضعفًا من النار قال لکل ضعف ولٰکن لا تعلمون ○ وقالت اولٰىهم لاخرٰىهم فما کان لکم علینا من فضل فذوقوا العذاب بما کنتم تکسبون ○ ان الذین کذبوا باٰیٰتنا واستکبروا عنها لا تفتح لهم ابواب السماء ولا یدخلون الجنة حتّٰی یلج الجمل فی سم الخیاط وکذٰلک نجزی المجرمین ○ لهم من جهنم مهاد ومن فوقهم غواش وکذٰلک نجزی الظٰلمین ○ یعنی اور جنھون نے جھوٹ جانا آیتین ہماری اور تکبر کیا اونکی طرف سے وہ ہین دوزخ کے لوگ اوس مین رہ پڑے پھر اوس سے ظالم کون جو جھوٹ باندھے اللہ پر یا جھٹلاوے اوسکے حکم کو وہ لوگ پاوینگے جو اونکا حصہ لکہا کتاب مین یہان تک کہ جب پہونچے اون پاس بھیجے ہمارے جان لینے والے بولے کیا ہوئے جنکو تم پکارتے تھے سوائے اللہ کے بولے ہم سے گم ہوئے اور قائل ہوئے اپنی جان پر یعنی مرتے وقت کہ وہ تھے منکر فرمایا داخل ہو یعنی روز قیامت کے ساتھ اور امتون کے جو تمسے پہلے ہو چکی ہین جن اور انسان آگ مین جہان داخل ہوئی ایک امت یعنی آگ مین لعنت کرنے لگی دوسری کو یعنی جو کہ پہلے اونکے تھی بسبب گمراہ ہونے اونکے اونسے جب تک گر چکے اوسمین سارے کہا پچھلون نے پہلون کو ای رب ہمارے ہمکو اونھین نے گمراہ کیا سو تو دے اونکو دونا عذاب آگ کا فرمایا کہ دونون کو دونا ہی پر تم نہین جانتے ف اور کہا پہلون نے

پچھلون کو سو کچھ نہوئی تمکو ہمپر زیادتی اب چکھو عذاب بدلا اپنی کمائی کا بیشک جنھون نے جھٹلائین ہماری آیتین اور اونکے سامنے تکبر کیا نہ کھلینگے اونکو دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے جنت مین جب تک پیٹھے اونٹ سوئی کے ناکے مین اور ہم یونہین بدلا دیتے ہین گنہگارون کو اونکو دوزخ کے فرش مین اور اوپر اوڑھنا اور ہم یونہین بدلا دیتے ہین بے انصافون کو

ل وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ۝ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ۝ أَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۝ وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ یعنی اور دونون کے بیچمین ہی ایک دیوار اور اوسکے سرپر مرد ہین کہ پہچانتے ہین ہر ایک کو یعنی ہر جنت اور دوزخ والون کو وہ پہچانتے ہین اوسکے نشان سے اور پکارے جنت والون کو کہ سلامتی ہی تمپر داخل نہین ہوئے جنت مین اور وہ امیدوار ہین ف۸ اور جب پھرے اونکی نگاہ دوزخ والون کی طرف بولے ای رب ہمارے نکر ہمکو گنہگار لوگون کے ساتھ اور پکارے دیوار کے سرے والے ایک مردون کو کہ اونکو پہچانتے ہین نشان سے بولے کیا کام آیا تمکو جمع کرنا اور جو تم تکبر کرتے تھے اب یہ وہی ہین کہ قسم کھاتے تھے نہ پونہچاویگا اونکو الله کچھ مہر چلے جاو جنت مین نہ ڈر ہی تمپر نہ تم غم کھاؤ اور پکارے آگ والے جنت والونکو بہاؤ ہمپر تھوڑا پانی یا جو کہ روزی دی تمکو الله نے بولے یہ دونون الله نے بند کر رکھے ہین منکرون سے جنھون نے ٹھہرایا ہی اپنا دین تماشا اور کھیل اور بھولے دنیا کی زندگی پر سو آج ہم اونکو بھولینگے جیسے وہ بھول گئے اپنے اس دن کا ملنا یعنی بسبب ترک کرنے عمل کے اور جیسے تھے ہماری آیتون سے منکر

ل اور علامتین دوزخیون کی اس آیت معظمہ مین بیان فرمائین وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ

أذانٌ لا يسمعون بها أولئك كالأنعام بل هم أضل أولئك هم الغافلون
یعنی اور ہمنے پھیلا رکھے دوزخ کے لیے بہت سے جن اور آدمی جنکو ایسے دل ہین کہ اونسے سمجھتے نہین یعنی
حق کو اور آنکھین ہین کہ اونسے دیکھتے نہین یعنی دلیلین اللہ تعالی کی قدرت کی دیکھنا اعتبار کا اور کان ہین
کہ اونسے سنتے نہین یعنی آیتین اور نصیحتین سنانا تدبر اور ہوشیاری کا وہ لوگ جیسے ڈھور یعنی نہ دیکھنا او
نہ دیکھنے اور نہ سنتے مین بلکہ اونسے زیادہ بیراہ وہی لوگ ہین غافل ف یعنی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہچاننا اور انکے حکم سیکھنے ہر کسی پر فرض ہین نکرے تو دوزخ مین جاوگا

ع والذين كفروا إلى جهنم يحشرون ليميز الله الخبيث من الطيب ويجعل الخبيث بعضه على بعض فيركمه جميعا فيجعله في جهنم أولئك هم الخاسرون
یعنی اور جو کافر ہین گے دوزخ کو ہانکے جاوینگے تا جدا کرے اللہ ناپاک کو یعنی کافر کو پاک سے یعنی مومن سے
اور رکھے ناپاک کو ایک پر ایک پھر اوسکو ڈھیر کرے سارا پھر ڈالے اوسکو دوزخ مین وہی لوگ ہین نقصان والے

ع والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب أليم يوم يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لأنفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون
یعنی اور جو لوگ گاڑ رکھتے ہین سونا
روپا اور اوسکو اللہ کی راہ مین خرچ نہین کرتے اونکو خوشی سنا دکھ کے مار کی جس دن آگ دہکا وینگے
دوزخ کی اوسپر پھر داغین گے اوس سے ان کے ماتھے اور گردنین اور پیٹھین اور کہا جاویگا اونکو
یہ ہی جو تم گاڑتے تھے اپنے واسطے اب چکھو مزا اپنے گاڑنے کا

ع والذين كسبوا السيئات جزاء سيئة بمثلها وترهقهم ذلة ما لهم من الله من عاصم كأنما أغشيت وجوههم قطعا من الليل مظلما أولئك أصحاب النار هم فيها خالدون
یعنی اور جنھون نے کمائین برائیان بدلا برائی کا اوسکے
برابر اور اونپر چڑھیگی رسوائی کوئی نہین اونکو اللہ سے بچانے والا جیسے ڈھانک دیا ہے انکے مونہہ پر ایک
اندھیر اندھیری رات کا وہ ہین آگ والے وہ اوسمین ہا رہینگے

ع فأما الذين شقوا ففي النار لهم فيها زفير وشهيق خالدين فيها ما دامت السموات والأرض إلا ما شاء ربك إن ربك فعال لما يريد
سو وہ لوگ جو بدبخت ہین یعنی

اللہ کے علم مین پس آگ مین ہین اونکو وہان چلاتا ہی اور دھاڑنا ہا کرین اوسمین جب تک رہے آسمان اور زمین مگر جو چاہے ہے تیرا رب نیک تیرا رب کرڈالتا ہی جو چاہے **ف** اسکے دو معنی ہو سکتے ہین ایک یہ کہ رہین آگ مین جتنی دیر رہ چکے ہین آسمان و زمین دنیا مین مگر جتنا اور چاہے ہے تیرا رب وہ اوسکو معلوم ہی دوسرے یہ لوگ رہین گے آگ مین جب تک رہے آسمان و زمین اوس جہان کا یعنی ہمیشہ مگر جو چاہے ہے رب تو موقوف کرے لیکن چاہ چکا کہ موقوف نہو اس کہنے مین فرق نکلا اللہ کے ہمیشہ رہنے مین اور بندے کے کہ بندے کو ہمیشہ رہنے کے ساتھہ یہ بات لگی ہی کہ اللہ چاہے تو فنا کردے اور صاحب جلالین نے یہ معنی لکھے ہین کہ وہ کفار آگ مین رہینگے اوس مدت تک کہ آسمان و زمین دنیا مین رہے مگر اوسقدر کہ چاہے رب تیرا اس مدت کی زیادتی کو کہ جسکی زیادتی کی انتہا نہو مراد یہ کہ ہمیشہ ہمیشہ وہ لوگ وہان رہینگے دوزخ سے نکلنے کے نہین ؏

ک وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ یعنی اور دوزخ پر وعدہ ہی اون سبکا اوسکے سات دروازے ہین ہر دروازے کو اونکا ایک فرقہ بٹ رہا **ف** جیسے بہشت کے آٹھہ دروازے ہین نیک عمل والون پر بانٹے ہوئے شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ وہ ہی کہ بعضے لوگ نرے فضل سے جاوینگے بغیر عمل کے باقی عمل مین دروازے برابر مین اور کہا جاوے گا ایسے لوگون کو ؏

ک ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ یعنی یہ عذاب بدلا اوسکا جو تم بہکتے پھرتے تھے زمین مین ناحق یعنی شرک اور انکار بعث کرتے تھے اور اوسکا بدلا جو تم اتراتے تھے پیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمین سو کیا برا ٹھکانا ہی غرور کرنے والون کا ؏

ک اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ یعنی ہمنے رکھی ہی گنہگارون کے لیے یعنی کافرون کے لیے آگ جو گھیر رہی ہی اونکو اوسکی قناتین اور اگر فریاد کرینگے تو ملیگا پانی جیسا پیپ بھون ڈالے مونہہ کو یعنی بسبب گرمی کے جب پاس آوے مونہہ کے کیا برا پینا ہی وہ اور کیا برا آرام ؏

ک وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ

عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ
لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ
وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ
الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَهُمْ ۖ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ۝ اور یاد کرو جسدن جمع ہونگے دشمن اللہ کے
دوزخ پر پھر اونکی مسلین بٹھینگی یہان تک کہ جب پونہچین اوسپر بتاوینگے اونکو اونکے کان اور اونکی آنکھین اور
اونکے چمڑے جو کچھ وہ کرتے تھے اور وہ کہینگے اپنے چمڑون سے تمنے کیون بتایا ہمکو بولے ہمکو بلوایا اللہ نے جسنے
بلوایا ہر چیز کو یعنی جسکا بولنا چاہا اور اوسنے بنایا تمکو پہلی بار اور اوسی کی طرف پھر جاتے ہو ف۳ اور تم
پردہ نکرتے تھے یعنی وقت کرنے فواحش کے اس سے کہ تمکو بتاوینگے تمہارے کان نہ تمہاری آنکھین نہ تمہارے
چمڑے یعنی اسلیے کہ تم یقین نہین رکھتے تھے بعث کا پر تمکو یہ خیال تھا یعنی وقت چھپانے کے کہ اللہ نہین جانتا
بہت چیزین جو کرتے ہو ف۴ اور یہ وہی تمہارا خیال ہے جو رکھتے تھے اپنے رب کے حق مین اوسینے
ہلاک کیا تمکو پھر آج رہ گئے ٹوٹے مین پھر اگر وہ صبر کرین یعنی عذاب پر تو آگ اونکا گھر ہے اور اگر وہ منایا
چاہین تو اونکو کوئی نہین مناتا ہے ف۵

ع وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ۝ وَلَمْ أَدْرِ
مَا حِسَابِيَهْ ۝ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّي
سُلْطَانِيَهْ ۝ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝
فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝

یعنی اور جسکو ملا اوسکا نامۂ اعمال بائین ہاتھہ مین وہ کہیگا کسیطرح مجکو نہ ملتا میرا لکھا اور مجکو خبر نہوتی
کیا ہے حساب میرا کسی طرح وہی موت بس ہو جاتی کچھ کام نہ آیا مال میرا جاتی رہی مجھسے حکومت میری
پکڑو اسکو پھر طوق ڈالو یعنی جمع کرو ہاتھ اوسکے طرف گردن اوسکی کے طوق مین پھر آگ کے ڈھیر مین
اسکو بیٹھاو پھر ایک زنجیر مین جسکا ماپ ستر گز ہے اسکو پرودو وہ تھا یقین نہ لاتا اللہ پر جو سب سے بڑا ہے

اور تاکید نہ کرتا فقیر کے کھلانے پر سو کوئی نہیں اوسکا آج یہان دوستدار یا قرابتی کہ نفع اوٹھاوے اوس سے اور نہ کچھ کھانا مگر زخمون کا دھوون کوئی نہ کھاوے اوسکو مگر وہی گنہگار یعنی کافر ۞

بیان احوال جنت کا

ك اور دوسری جگہ جنت والون او جنت اور برھتی اوسکی کو اسطرح بیان فرمایا ہی وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ۝ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ۝ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ۝ یعنی اور نزدیک لائی گئی بہشت ڈروالون کے واسطے دور نہین یہ ہی جسکا وعدہ تھا تمکو یعنی دنیا مین ہر ایک رجوع رہتے یا دکھنے والے جو ڈرا رحمٰن سے بن دیکھے اور لایا دل جسمین رجوع ہی یعنی طاعت رب کی طرف اور کہا جاویگا ڈروالون کو چلے جاؤ اسمین سلامت یہ ہی دن ہمیشہ رہنے کا ف اوسدن جسکو جو کچھ ملا سو ہمیشہ رہیگا اس سے پہلے ایک بات پر ٹھہراو تھا اونکے لیے جو چاہین وہان ہی ہمیشہ اور ہمارے پاس ہی کچھ زیادہ بھی ف زیادہ وہ جو نعمتین اونکے خیال مین بھین اور طلب نہین کی تھین جیسے انعام کہ بغیر عوض کسی چیز کے اور بغیر طلب کے ملتا ہی ۞

ك وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ۝ یعنی اور وہ جو نیک بخت ہین سو جنت مین ہین رہا کرینگے اوسمین جب تک رہے آسمان و زمین مگر جو چاہے تیرا رب بخشش ہی بے انتہا ف معنی جب تک رہے آسمان الخ کے یہ ہین کہ ہمیشہ ہمیشہ جنت ہی مین رہ پڑے اوس سے کبھی نکلنا ہی نہین جیسے معنی اور اوراسی مضمون کی آیت جو دوزخیون کے حق مین ہی اوسمین لکھی گئی ۞

ك إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ یعنی جو لوگ یقین لائے اور کین نیکیان ہم نہین کھوتے نیگ اوسکا جس نے بھلا کیا کام ایسونکو باغ ہین بسنے کے بہتی اونکے نیچے نہرین پہناتے ہین اونکو وہان کچھ کنگن سونے کے اور پہنتے ہین کپڑے سبز پتلے اور گاڑھے ریشم کے لگے بیٹھے ہین اونمین تختون پر کیا خوب بدلا ہی اور کیا خوب آرام ف حضرت نے فرمایا سونا اور ریشمی کپڑا مردون کو ملنا ہی بہشت مین جو کوئی یہان پہنے یہ چیزین وہان نہ پہنے گا ۞

ك فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ط یعنی پھر اونکی جگہ آئے ناخلف ضائع کی نماز اور پیچھے پڑے مزون کے سو قریب ہی کہ پڑینگے غی میں کہ نام دوزخ کے نالے کا ہی مگر جسنے توبہ کی اور یقین لایا اور عمل کیے اچھے سو یہ لوگ جاوینگے بہشت مین اور اونکا حق نرہیگا کچھ باغون مین بسنیکے جنکا وعدہ دیا ہی رحمن نے اپنے بندون کو بے دیکھے

ك وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنی خوشی سنادے اونکو جو یقین لائے اور کام نیک کیے کہ اونکو ہین باغ بہتی نیچے اونکے ندیان جس بار ملے اونکو وہان کا کوئی میوہ کھانے کو کہین یہ تو وہی ہی جو ملا تھا ہمکو آگے اور اونکے پاس وہ آویگا ایک طرحکا اور اونکو ہین وہان عورتین ستھری اور اونکو وہان ہمیشہ رہنا **ف** یعنی جنت کے ہر میوے کا مزا جدا ہوگا اگرچہ صورت ملتی ہو صورت دیکھکر جانینگے کہ وہی قسم ہی جو کھا چکے ہین اور چکھینگے تو مزا جدا پاوینگے

ك اور جو لوگ دنیا مین آخرت کی بھی بھلائیان چاہتے ہین اور دنیا بھی ملے گی اونکو دنیا اور آخرت دونون جیسے فرمایا وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ یعنی اور کوئی اونمین کہتا ہی اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین خوبی یعنی نعمت اور آخرت مین خوبی یعنی جنت اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے ان لوگون کے لیے ہی کچھ حصہ اپنی کمائی سے اور اللہ جلدی حساب لینے والا ہی

ك اور اور جگہہ فرمایا کہ جنھون نے یہ دعا کی رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ تو اونکو دین و دنیا مین ثواب ملے جیساکہ فرمایا فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی پھر دیا اونکو اللہ نے ثواب دنیا کا بھی اور خوب ثواب آخرت کا اور اللہ چاہتا ہی نیکی والون کو

ك اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ

رَحْمَتَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور لڑے
اللہ کی راہ مین وہ امیدوار ہین اللہ کی مہر کے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

ع اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ
عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے
اور قائم رکھی نماز اور دی زکوۃ اونکو ہی بدلا اونکا اپنے رب کے پاس اور نہ اونپر ڈر ہے اور نہ وہ غم کھاوینگے ۱۲

ع زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ مِنَ
الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَۃِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ط ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج
وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ○ قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکُمْ ط لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّھِمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ ط
وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ج یعنی زینت دی گئی لوگون کو محبت خواہشون کی یعنی عورتون اور بیٹون اور
ڈھیر جوڑے ہوئے سونے اور چاندی اور گھوڑے پلے ہوئے اور مواشی اور کھیتی کی یہ برتنا ہی دنیا کی
زندگی مین یعنی پھر فنا ہو جاوینگے اور اللہ جو ہی اوسی پاس ہی اچھا ٹھکانا یعنی جنت پس اوسمین رغبت کرنی
چاہیے نہ اوسکے غیر مین تو کہہ ای محمد مین بتاؤن تمکو بہتر اس سے ع پرہیزگارون کو اپنے رب کے ہان باغ ہین
جنکے نیچے بہتین نہرین پڑے اونھین مین اور عورتین ستھری اور رضامندی اللہ کی اور اللہ کی نگاہ مین ہین بندے ۱۲

ع اور اور جگہہ فرمایا اسی طرح کا مضمون وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ
اَکْبَرُ ط ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ یعنی اور مکان ستھرے رہنے کے باغون مین اور رضامندی اللہ کی
سب سے بڑی یہی ہے بڑی مراد ملنی ۱۲ اور ان باغون کا عرض اور باغ والون کا حال مفصل اور جگہہ یون بیان فرمایا

ع وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ لا اُعِدَّتْ
لِلْمُتَّقِیْنَ ○ لا الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ
عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ ع وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ
ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ ص وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ قف وَلَمْ یُصِرُّوْا
عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ○ یعنی اور دوڑو بخشش

ع پہلا الم ۔۔۔ دوسرے ۔۔۔ رکوع میں ہے ۱۲
ع ۔۔۔ رکوع میں ہے ۱۲
ع یعنی اوپر جو دنیا کی زینت اور جو سب شہوات اور متاع دنیا کا بیان ہوا ۔۔۔ ۱۲
ع ۔۔۔ دوسرے رکوع میں ۱۲
ع ۔۔۔ کے دوسرے رکوع کے شروع میں ۱۲

اپنے رب کی اور جنت پر جسکا پھیلاؤ ہی آسمان اور زمین طیار ہوئی ہی واسطے پرہیزگارون کے جو خرچ
کیے جاتے ہین برابر خوشی مین اور تکلیف مین یعنی فراخی اور تنگی مین اور دبا لیتے ہین غصہ یعنی جاری
نہین کرتے اوسکو باوجود قدرت کے اور معاف کرتے ہین لوگون کو یعنی جو اوپر ظلم کرتا ہی بدلہ نہین لیتے
اوس سے اور اللہ چاہتا ہی نیکی والون کو یعنی ایسے کام کرنے والون کو ثواب دیگا اور وہ لوگ کہ جب
کر بیٹھین کچھ کھلا گناہ یا برا کرین اپنے حق مین تو یاد کرین اللہ کو یعنی اوسکے وعید کو پس بخشش مانگین
اپنے گناہون کی اور کون ہی گناہ بخشتا سواے اللہ کے اور اڑ نہ رہین اپنے کیے پر جانتے بوجھتے
اونکی جزا ہی بخشش اونکے رب کی اور باغ جنکے نیچے بہتی نہرین رہ پڑے اونمین اور خوب مزدوری ہی یہ
کام کرنے والون کی یعنی طاعت کرنے والون کی ۵

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ
فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ ۙ
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی اور تو نہ سمجھ جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین کہ وہ مرے ہین بلکہ
زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے یعنی میوے جنت کے کھاتے خوشی کرتے ہین اوسپر جو دیا ہی اونکو
اللہ نے اپنے فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہین اونکی طرف سے جو ابھی نہین پہنچے اونمین پیچھے سے
اسواسطے کہ نہ ڈر ہی اونکو نہ اونکو غم خوشوقت ہوتے ہین اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع
نہین کرتا مزدوری ایمان والون کی ف شہیدون کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہی کہ اور
مُردون کو نہین کھانا پینا عیش خوشی ہوتی ہی اورون کو قیامت کے بعد ہوگی ۵

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ یعنی جو لوگ ڈرتے رہے اپنے رب سے اونکو باغ
ہین جنکے نیچے بہتی ندیان رہ پڑے اونمین مہمانی اللہ کے ہان سے اور جو اللہ کے ہان ہی یعنی ثواب سو بہتر ہی
نیک بختون کو یعنی متاع دنیا سے ۵

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یعنی اور جو کوئی حکم پر چلے اللہ اور رسول کے اوسکو اللہ

داخل کرے باغون مین جنکے نیچے بہتی ندیان رہ پڑے اون مین اور وہی ہے بڑی مراد ملنی

ك وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝ یعنی اور جو لوگ یقین لائے اور کین نیکیان ہم داخل کرینگے اونکو باغون مین جنکے نیچے بہتین ندیان رہ پڑے وہان ہمیشہ اونکو وہان عورتین ہین ستھری یعنی حیض وغیرہ سے اور اونکو ہم داخل کرینگے گھن کی چھاؤن مین

ك وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝ یعنی جو یقین لائے اور عمل کیے نیک اونکو ہم داخل کرینگے باغون مین جنکے نیچے بہتی نہرین رہ پڑے وہان ہمیشہ کو وعدہ ہی اللہ کا سچا اور اللہ سے سچی کسکی بات ہی

ك وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِھٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَنَادٰٓي اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝ یعنی اور جو یقین لائے اور کین بھلائیان ہم بوجھ نہین رکھتے کسی پر مگر اوسکے مقدور کا وہ ہین جنت کے لوگ وہ اوسمین رہ پڑے اور نکال لی ہمنے جو اونکے دل مین تھی خفگی بہتی ہین اونکے نیچے نہرین اور کہتے ہین شکر اسکا جسنے ہمکو راہ دی اس عمل کی طرف کہ جسکا یہ بدلا ہی اور ہم نتھے راہ پانے والے اگر نہ راہ دیتا ہمکو اللہ البتہ بیشک لاتے تھے رسول ہمارے رب کی تحقیق بات اور آواز ہوئی کہ یہ جنت ہے وارث ہوئے تم اسکے بدلا اپنے کامون کا ق اور پکارا جنت والون نے آگ والون کو کہ ہم نے پایا جو ہمکو وعدہ دیا تھا ہمارے رب نے تحقیق سو تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے وعدہ دیا تھا تحقیق وہ بولے ہان پھر پکاریگا ایک پکارنے والا اونکے بیچ مین کہ لعنت ہی اللہ کی بے انصافون پر جو روکتے ہین

اللہ کی راہ سے اور ڈھونڈھتے ہین اوسمین کجی اور وہ آخرت سے منکر ہین **ف** حق تعالی
نے قرآن شریف مین بے انصاف فرمایا اکثر گناہون پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہین مگر ایسون پر
ك اوپر کی آیت مین جو جنتیون کا قول الحمد للہ الذی ہدٰنا آخر تک مذکور ہوا اور جگہہ اون لوگون کی دعا
یون بیان فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا
سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ یعنی جو لوگ یقین لائے اور کیے کام نیک راہ
دیگا اونکو رب اونکا اونکے ایمان سے بہتی ہین اونکے نیچے نہرین باغون مین آرام کے اونکی دعا اوس
جاگہہ یہ کہ پاک ذات ہی تیری یا اللہ اور ملاقات اونکی سلام اور تمام اونکی دعا اس پر کہ سب خوبی اللہ کو جو صاحب
سارے جہان کا **ف** اول عجائب نعمتین دیکھکر کہینگے پاک ذات یعنی سبحان اللہ پھر اوسکی لذت
پاکر کہینگے الحمد للہ اور جنت مین طور ملاقات یہی ہی السلام علیک جو دنیا مین مسلمان کرتے ہین
اور جن جنتیون کو کچھہ فرشتے بطریق تحیۃ کے کہینگے وہ اس طور ارشاد فرمایا ہی
ك اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ
الْمِيْثَاقَ ۙ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ
سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۭ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى
الدَّارِ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ○ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ ۭ○ یعنی اس قرآن سے وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہی وہ جو پورا کرتے ہین قرار اللہ کا اور
نہین توڑتے قرار اور وہ کہ جوڑتے ہین اپنے رب سے جو اللہ نے فرمایا جوڑنا اور ڈرتے ہین اپنے
رب سے اور اندیشہ رکھتے ہین برے حساب کا اور وہ جو ثابت رہے چاہتے توجہ اپنے رب کی اور کھڑی
رکھی نماز اور خرچ کیا یعنی طاعت مین ہمارے دیے مین سے چھپے اور کھلے اور کرتے ہین برائی کے مقابل بھلائی
اونہین لوگون کو ہی پچھلا گھر باغ ہین رہنے کے داخل ہونگے اونمین اور وہ جو نیک ہوئے یعنی ایمان لائے
اونکے باپ دادون مین اور جوروؤن مین اور اولاد مین اور فرشتے بھی آتے ہین اون پاس ہر دروازے

کہتے ہین سلامتی تم پر یہ ثواب بدلے اسکے کہ تم ثابت رہے یعنی بسبب صبر کرنے تمہارے کے دنیا مین سو خوب ملا پچھلا گھر

ك اور اور جگہہ بھی فرمایا ہی وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ یعنی اور داخل کیے گئے جو لوگ کہ ایمان لائے تھے اور کام کیے تھے نیک باغون مین بہتی نیچے اونکے ندیان رہا کرین اونمین اپنے رب کے حکم سے اونکی ملاقات ہی وہان سلام **ف** دنیا مین سلام دعا ہی سلامتی مانگنے پر وہان سلام مبارکبادی سلامتی پر ۱۲

ك اور ایسے ہی فرمایا پرہیزگارون کو إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ۝ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ۝ یعنی جو پرہیزگار ہین باغون مین ہین اور ندیون مین اور کہا جاویگا اونکو جاؤ اونمین سلامتی سے خاطر جمع کر کر **ف** سلامتی سے یعنی کسی طرح کی بے آرامی نہین یا سلام علیک سے کہ فرشتے انسے کہینگے ۱۲ اور نکال ڈالی ہمنے جو اونکے جیون مین تھی خفگی بھائی ہو گئے تختون پر بیٹھے سامنے **ف** یعنی دنیا مین جو کچھہ آپس مین خفگی تھی جی صاف ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ کبھو دو آدمیون مین خفگی رہی ہی اور دونون بہشتی ہین جیسے حضرت کے اصحاب ۱۲ نہ پونہچے گی اونکو وہان کچھہ تکلیف اور نہ اونکو وہان سے کوئی نکالے

ك اور ایسے ہی فرشتون کا قول متقیون کو اور جنت والون کو یہ بھی ہو گا جو کہ اس آیت مین مذکور کیا وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ یعنی اور کہا گیا پرہیزگارون کو یعنی مومنون کو کیا اوتارا تمہارے رب نے بولے نیک بات جنہون نے بھلائی کی یعنی ایمان لائے اس دنیا مین اونکو بھلائی ہی یعنی حیات طیبہ ہی اور پچھلا گھر یعنی جنت بہتر ہی اور کیا خوب گھر ہی پرہیزگارون کا وہ باغ ہین رہنے کے جنمین وہ جاوینگے بہتی نیچے اونکے نہرین اونکو وہان ہی جو چاہین ایسا بدلا دیگا اللہ پرہیزگارون کو جنکی جان لیتے ہین فرشتے اور وہ

ك سورۂ ابراہیم رکوع ۴ ك سورۂ حجر رکوع ۴ ك سورۂ نحل رکوع ۴ ك یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور عاقبت بہتر ہی ... جلالین

پاک ہین یعنی کفر سے اونکو کہتے ہین یعنی وقت موت کے سلامتی ہی تمپر جاؤ بہشت مین بدلا اوسکا جو تم کرتے تھے

لِلَّذِينَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنی جنھون نے کی بھلائی یعنی ایمان لائے اونکو ہی بھلائی یعنی جنت اور بڑھتی اور نہ چڑھیگی اونکے مونہون پر سیاہی اور نہ رسوائی وہ ہین جنت والے وہ اوسمین رہا کرینگے

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

یعنی اور جب سنین جو اوترا رسول پر یعنی قرآن تو دیکھے اونکی آنکھین ابلتی ہین آنسون سے اوسپر جو پہچانتے ہین بات حق کہتے ہین اے رب ہمنے یقین کیا سو تو لکھ ہمکو ماننے والون کے ساتھ اور ہمکو کیا ہوا کہ یقین نہ لاوین اللہ پر اور جو پہونچا ہمکو حق یعنی قرآن اور ہمکو توقع ہی کہ داخل کرے ہمکو رب ہمارا ساتھ نیک بختون کے یعنی مومنون کے جنت مین فرمایا اللہ تعالی نے پھر اونکو بدلا دیا اونکے رب نے اس کہنے پر باغ نیچے اونکے بہتی نہرین ہمیشہ رہا کرین اوسمین اور یہی بدلا نیکی والون کا اور اس جزائے محسنین کو دوسری جگہہ بدستاویز مفصل بیان فرمایا ہی

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۚ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یعنی اللہ نے خرید لین مسلمانون سے اونکی جانین اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہی لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا اللہ کے ذمے پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہی اوس سے اور یہی ہی بڑی مراد ملنی الحمد للہ اولا و آخرا و ظاہرا و باطنا و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ★

[illegible] ذیقعدہ [illegible]

تمت

وجہ مہر کی واسطے سند ہی تاکہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر و دستخط مہتمم کیے گئے

العبد

محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان حنفی تعالم (؟)

ع یعنی اور کبھی نہ ہوگا اونکو آخرت مین جاؤ الخ ۱۲ جلالین

ع یہ سورۂ یونس کے تیسرے رکوع مین ہی ۱۲

ع یعنی دیکھنا اللہ تعالی کو جیسا کہ حدیث مسلم مین آیا ہی ۱۲

ع [illegible] ساتوین پارے کے شروع مین ہی ۱۲

[illegible]

صحت نامۂ گلزار جنت بعد نظر ثانی مصنف مدظلہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۹	صرف کرنا لوگا غیر کے طلب مین	صرف کرنا اونکا غیر خدا کے طلب مین	۴۲	۶	بڑہتا ہی	بڑہاتا ہے
ایضاً	۲۳	مجاہدت	مجاہدے	۴۴	۱۸	الجلجاء	الجلحاء
۶	۱۲	کلتک	تکلتک	۴۵	۱	مجکو امین	مجکو اوسمین
۹	۱۳	اوس چرمین	اون خرو غمین	ایضاً	۹	اور اونکی	اور ونکے
۱۶	۱۲	اعطیتھا	اعطیتھا	ایضاً	۱۵	لایترکہ	لایترکہ
۱۷	۲۲	قریب تلنبی سی	قریب تراپنی سے قریب تلنبی سے	۱۳	۱۸	قبور کے فرض سے	قبور کے فضیلت سے
۲۱	۲۱	یہہ بلا	تو یہہ بلا	۴۰	۲۳	طرف ہم	طرفہم
۴۳	۱۹	بہی ہو	بہی ہون	۴۴	۱۱	امت بہی	امت مین سے
۲۹	۱۵	شہدا	شہداء	۴۶	۱۳	دنیا کے	دنیا کو
۳۴	۱۳	بلفاء	بلقاء	۵۵	۱۵	ثُمَّ الھم	ثُمَّ لَھُم
ایضاً	۱۹	کہ خیر طلب خیر	کہ خیر استخارہ یعنی طلب خیر	۵۸	۴	تدبیر	تدبر
۳۵	۷	اشیا	اشیاء	۵۹	۱۳	نیرے	نرے
ایضاً	۸	اسرائیل بہی	اسرائیل مین سے	۶۰	۱۸	نپڑ جاتے	نبڑ جاتے
۳۹	۲۳	تھورا	تہوڑا	۶۱	۱۱	مین ہین	مین بہن
۴۰	۱۵	سروار نے	سرداردن نے	۶۲	۱۳	ونیا بہی	دنیا کی بہی